ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

نگرانِ اعلیٰ مفتی محمود

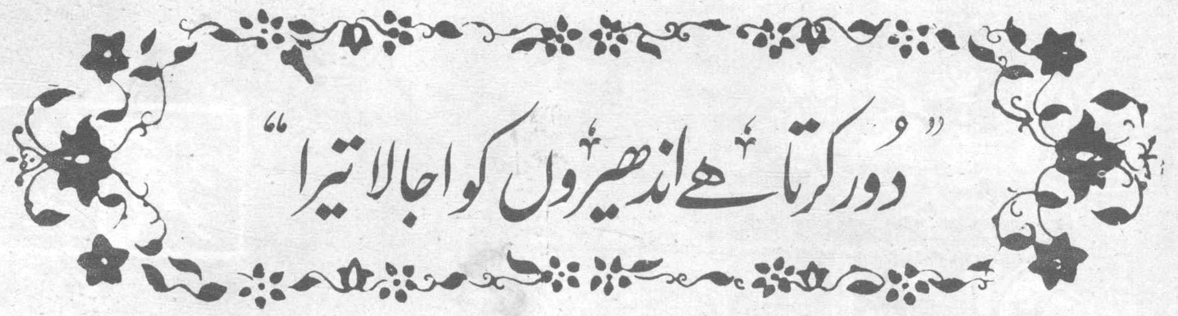
مقصود کیا ہے" اعانت یا اہانت؟

اگلے شمارے میں وزیر صحت جناب میر صبح صادق کھوسو سے انٹرویو ملاحظہ فرمائیے

لوہاری گیٹ سے نیلا گنبد تک ۔ تلاشِ زندگی ۔ دعشد ۔ معیشت اور کسب معاش (آخری قسط)
حضرت الامیر اور قائد جمعیۃ نے فارم رکنیت پُر کر کے رکن سازی کا آغاز کر دیا ۔ ملتان کے لیل و نہار
شہر شہر سے، طلباء کی ڈائری ۔ دارالعوام اور مسائل ۔

۲۰ تا ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۶ء

شمارہ ۴۲



"دُور کرتا ہے اندھیروں کو اجالا تیرا"

ارفع اس طور ہے رتبہ شہ بطحا تیرا
مجھ میں طاقت کہاں لکھوں جو سراپا تیرا

خالقِ ارض و سما خود بھی تھا شیدا تیرا
دونوں عالم میں نہ کیوں نام چمکتا تیرا

ذہنِ انساں کے جھروکوں سے ضیا چھنتی ہے
دُور کرتا ہے اندھیروں کو اُجالا تیرا

گالیاں کھا کے بھی جینے کی دعائیں دی ہیں
دشمنِ جاں سے بھی برتاؤ تھا کیسا تیرا

خود ہی منزل مری آسان ہوئی جاتی ہے
جب بھی چلتا ہوں کبھی لے کے سہارا تیرا

ذرّے ذرّے میں ترے نُور کی قندیلیں ہیں
مجھ کو ہر شے میں نظر آتا ہے جلوا تیرا

اُس کی بخشش میں رکاوٹ نہ رہے گی کوئی
جس بشر پر بھی پڑا حشر میں سایا تیرا

اُس کی تقدیر میں گردش کا گزر کیا معنی
جس کی تخئیل میں رہتا ہو سراپا تیرا

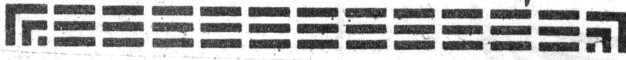
غیر ممکن ہے یہاں اپنے پرائے کی تمیز
یہ وہ در ہے جہاں ہوتا نہیں میرا تیرا

ناز ہے دائی حلیمہ کے مقدر پہ ہمیں
جس کی تحویل میں تھا پھول سا چہرا تیرا

جن پہ روشن ہے شریعت کی حقیقت راہی
منتخب کرتے ہیں وہ لوگ ہی رستا تیرا

اقبال احمد راہیؔ

نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی کوشش



گذشتہ کئی ہفتوں سے حکومت کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے کہ پاکستان کے عوام بہت جلد نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی خوشخبری سنیں گے اور اس سلسلے میں بہت جلد دور رس اعلانات کئے جائیں گے۔ موجودہ کابینہ میں شامل پاکستان قومی اتحاد سے تعلق رکھنے والے وزراء اور دیگر راہنماؤں نے بھی اسی قسم کے بیانات دیئے ہیں۔ ان بیانات اور اعلانات کی روشنی میں ہر آدمی اب ان ساعتوں کے انتظار میں ہے جب نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا مژدۂ جانفزا سنا جائے گا۔

شریعت بنچوں کے قیام کی بات اور سعودی عرب کے فرماں روا جناب شاہ خالد کے مشیر امور مذہبی ڈاکٹر دوالیبی کی پاکستان تشریف آوری اور تگ و دو بھی کچھ اسی سلسلے کی کڑیاں نظر آ رہی ہیں۔ ڈاکٹر دوالیبی صاحب نے بھی اپنے بیانات میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں حکومت کی کوششیں قابلِ قدر ہیں۔

اب اگر کوئی چیز باقی ہے تو وہ حکومت کی طرف سے اسلامی نظام کا بالفعل اجراء و نفاذ ہے۔ جس کے لئے نہ صرف پاکستان کے ہی مسلمان منتظر و متمنی ہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی نظریں اس وقت پاکستان پر لگی ہوئی ہیں اور کرۂ ارض پر بسنے والا ہر مسلمان اب یہی سوچ رہا ہے کہ اگر پاکستان میں اسلام کے نظام عدل کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو گیا تو پاکستان کی تخلیق اور تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران دی جانے والی فقید المثال قربانیوں کا مداوا ہو جائے گا۔ خصوصاً تحریک نظام مصطفیٰ کے بعد قومی اتحاد سے نکلنے والی بعض جماعتوں کی طرف سے جس قسم کی افتراق اور انتشار کی مہم چلائی گئی اور اسلامیانِ پاکستان میں یہ احساس ایک منظم پروپیگنڈے اور سازش کے تحت اجاگر کیا گیا کہ پاکستان میں بڑی سے بڑی قربانی دینے کے باوجود اسلام کا نظام عدل نافذ نہیں ہو سکتا۔ اس کا توڑ اسلام کے نظام عدل کے نفاذ سے ہی کیا جا سکتا ہے اور یہ احساس محرومی اس طرح ختم ہو سکتا ہے کہ اسلامی نظام جلد از جلد اس ملک میں نافذ کر دیا جائے جو بنا ہی اسلام کے نام پر ہے۔

ایسا کرنے سے ایک تو کمیونسٹ اور لادینی عنصر کے حوصلے پست ہوں گے۔ دوسرے اسلام کے ان نادان دوستوں اور نظام مصطفیٰ کے بزعم خویش اجارہ داروں کی بھی قلعی کھل جائے گی جنہوں نے اپنی سیاست کی دکان چمکانے کے لئے ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد بنالی ہے اور اب ان کی سیاست کا محور اگر کچھ ہے تو وہ مسلمانوں میں فرقہ واریت کا صور پھونکنا ہے۔

اس ناخدا ترس اور ناعاقبت اندیش ٹولے نے اپنی عافیت کا سامان اور اپنی قیادت کا بھرم اس راہ میں تلاش کیا ہے کہ مسلمان کو مسلمان سے لڑا دیا جائے اور بھائی بھائی کا دشمن بن جائے۔ اس گروہ نا پرسان کو اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ اس مذموم روش اور متعفن ارادوں کے نتائج و ثمرات کیا مرتب ہوں گے اور ملک و قوم کو ان کی اس بے ڈھنگی چال سے کیا نقصان ہوگا۔

ان حالات و واقعات کے پیش نظر بھی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلامی نظام کے جلد نفاذ سے ان تمام دروازوں کو بند کر دے جو کسی بھی درجہ سے ملت اسلامیہ کے افتراق کا سبب بن سکتے ہیں۔

اکرام القادری



جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۴۲

جمعۃ المبارک ۲۰ اکتوبر ۱۶ ذی قعدہ ۹۸ھ

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدلِ اشتراک
سالانہ ۴۵ — روپے
ششماہی ۲۳ — روپے
سہ ماہی — ۱۱/۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

یکے از مطبوعات جمعیت علماء اسلام پاکستان

محمد ادریس ہوشیارپوری

مقصود کیا ہے؟

اعانت و امداد یا اہانت و توہین؟

مُصیبت زدہ افراد میں تقسیم کی جانیوالی امداد کے طریقِ کار کو بہتر بنانا ضروری ہے

ہر دور میں مسلمان اپنے جذبۂ ایثار و قربانی کے بدولت اقوام عالم میں ممتاز سمجھا جاتا تھا۔ یہ بہتوں کے کام آتا تھا مگر اس پر ناز و فخر کی بو بھی نہیں آتی تھی۔ بہتوں کے لئے بہت کچھ کرتا تھا مگر صلہ اور داد و تحسین آفرینی سے یہ بے نیاز ہوتا تھا۔ اور اس کے کردار و عمل کے لئے غیر مذہب ہونا رکاوٹ نہ بنتا تھا بلکہ یہ انسانیت کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی اقدار کو جلا بخشتا تھا۔ اور راہ سے بھٹکی ہوئی انسانیت کو جہاں یہ شمع ہدایت کی طرف لے کر چلتا وہاں اس کی دنیوی مفادات کا بھی خیال رکھتا۔ اس دور میں جہاں انسانی قدریں زندگی کے اور شعبوں میں پامال ہو کر رہ گئی ہیں وہاں جذبۂ ایثار و قربانی بھی ماند پڑ چکا ہے۔ نہ صرف ماند پڑ چکا ہے بلکہ اس کی جگہ خود غرضی، جاہ کی چاہ اور مفاد پرستی نے لے لی ہے۔ جس وقت انسانیت میں رذائل نہ تھے نظام عالم اس وقت بھی چلتا تھا۔ ان اغراض کی تکمیل سے اس مدہوش انسان کے کام آج بھی چلتے ہیں مگر یہ فیصلہ کرنا کوئی مشکل بات نہیں کہ پہلے اخلاص اور ہمدردی سے یہ سب کچھ اطمینان سے ہو جاتا تھا اور ایک وقت موجودہ صورت حال کا ہے کہ کس قدر مشکلات کے بعد کوئی کام پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے۔

خدا سے بے خوفی کا یہ عالم ہے کہ انسان اپنی نجی زندگی میں کتنا ہی برا کیوں نہ ہو لیکن زندگی کے اجتماعی مسائل سے اور قومی مفاد کی جہاں بات آجائے وہاں بھی اس کی خود غرضی کے تنور کا الاؤ گرم ہے اور وہ دہکتا چلا جاتا ہے۔ آفات و مصائب میں انسان کا دل ہول جاتا ہے لرز جاتا ہے۔ فرعونیت کا نشہ کافور ہو جاتا ہے فنائیت کا تصور آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتا ہے مستقبل کے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں بھی رجوع الی الحق ہوتا ہے۔

لیکن آج کے ماحول میں یہ سب قدریں ایک گم کردہ متاعِ عزیز بن کر رہ گئی ہیں اور "محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو گئی" کا نقشہ کھنچا چلا آتا ہے۔

گذشتہ چند روز سے اخبارات میں یہ فوٹو آرہے ہیں کہ فلاں علاقہ میں غرباء میں مٹھائی تقسیم کی جارہی ہے۔ کپڑے دیئے جارہے ہیں۔ بارش کے متاثرین کو نقد چیک دیئے جارہے ہیں۔ مساجد و مدارس سے متاثرہ اداروں کو گرانٹ مل رہی ہے۔ یہ تقسیم کنندگان کون ہیں۔ یہ ڈپٹی کمشنر صاحب ہیں۔ یہ ان کی بیگم صاحبہ ہیں۔ یہ ڈپٹی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ہیں ——؟ اور یہ ان کی بیگم صاحبہ محترم —؟

سوال یہ ہے کہ ایسے آفات کے آنے کے بعد کیا امداد، مستحق افراد تک پہنچانا کیا ان لوگوں کا فرض منصبی نہیں ہے؟ سرکاری خزانے سے جو ان کو تنخواہ ملتی ہے وہ کس چیز کا معاوضہ ہے؟ یہی ان کا حق الخدمت ہے —— پھر ان لوگوں کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ اس طرح [illegible] کر غرباء کی توہین کے درپے ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنی جیب سے رقم دیں تو بھی اسلام اجازت نہیں دیتا کہ اپنے کسی بھائی کی امداد کرنے کے بعد احسان جتلا کر اس کی کمزوری کو نمایاں کیا جائے۔ چہ جائیکہ اس طرح غریب افراد کی لائنیں لگوا کر یہ دکھایا جائے کہ فلاں صاحب امدادی رقوم تقسیم کر رہے ہیں۔ اس میں ان صاحب کی بالادستی یا اعزاز کو نمایاں کرنے کا کسی پہلو سے بھی جواز نہیں۔ اس لئے کہ:

- رقم سرکاری ہوتی ہے، قومی خزانے سے آتی ہے
- یا پھر عوام میں سے صاحبِ ثروت لوگوں نے اپنی جیبوں سے دی ہوتی ہے۔
- بہت سے لوگوں نے اپنی تنخواہ کی خاص مقدار مخصوص فنڈ میں دی ہوتی ہے۔
- امداد تقسیم کرنا احسان نہیں بلکہ فرض منصبی کی تکمیل ہے۔

ایسے میں غریب عوام کو ہاتھ پھیلائے ہوئے دکھانا اور جناب ڈی۔ سی صاحب وغیرہ ان کی بیگمات (جو انتہائی نامناسب لباس میں ملبوس ہوتی ہیں اور بظاہر ان کو خودنمائی کی تمنا زیادہ ہوتی ہے) وغیرہ کو حاتم طائی بنا کر پیش کرنا کہ خزانے لٹا رہے ہیں انتہائی غلط طریق کار ہے۔

کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ اس طرح ہم خود ہی اپنی قوم کی توہین کر رہے ہیں اور اپنی قوم کی تذلیل کے درپے ہیں۔ آخر احساس اتنا ہی کیوں پژمردہ ہو گیا ہے؟

غریب عوام جو تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں اور معاشرتی تمدن کے لحاظ سے پسماندہ طبقہ میں ان کا شمار ہوتا ہے زیادہ سوجھ بوجھ کے مالک نہیں ہوتے۔ بس ان کی نظر یہیں تک محدود ہوتی ہے کہ ان کو "امداد" کون دے رہا ہے۔ وہ اخلاقی جرأت سے محروم ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے کو مقامی حکام کے نمک خوار تصور کرنے لگتے ہیں، اور اسی طرح مقامی حکام بھی اس آڑ میں ذاتی مفادات کی تکمیل کرتے ہیں۔ جو آدمی ان کی مرضی اور منشار کے خلاف کوئی کام کرے اس کا نام بست میں رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ وہ اس بات کو نہیں سمجھ پاتے کہ یہ سب کچھ ہمارا حق ہے جو ہمیں مل رہا ہے۔

اسلامی مملکت میں کم از کم ایسا ہونا انتہائی معیوب ہے کہ عام غریب افراد کو اس طرح زیر نگر کرکے دکھایا جائے جس سے نہ صرف ان کی تذلیل ہو بلکہ ملک اور قوم کے ناموس پر بھی حرف آئے۔

نیز اس طریق کار سے نوکرشاہی کی بالادستی کا تصور غریب عوام کے ذہن پر بیٹھتا ہے اور خود نوکرشاہی کے افراد اپنے کو عوام کے سامنے احتساب کے لئے پیش کرنے اور جوابدہ متصور ہونے کی بجائے اپنے کو ان کا محسن گردانتے ہیں حالانکہ یہ واقعات کے لحاظ سے بھی بالکل غلط ہوتا ہے۔

اس کے ساتھ ان محسنین قوم کے نام بھی یہ اپیل ہے جو اپنے مال کا بیشتر حصہ رفاہی کاموں میں صرف کرتے ہیں لیکن اس امداد و اعانت کو مستحقین تک پہنچانے کے لئے خود وہ کیونکہ ہمت نہیں کر پاتے اور خود آفات و مصائب کے علاقہ میں جاکر آفت زدہ لوگوں تک رقم یا امداد پہنچا دی جائے تاکہ اس طرح جہاں عوام کا آپس میں رابطہ اور بھائی چارہ زیادہ ہو اور اخوت کا رشتہ بڑھے وہاں ایسے صاحب ثروت لوگوں پر بھی حرف نہ آئے کہ یہ لوگ امدادی رقوم حکومت کے خزانے میں دے کر پھر اس سے ناجائز مراعات بھی حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح وہ رقم دے کر بھی جو کہ محض امداد کے لئے ہوتی ہے فقط رونمائی کے لئے رہ جاتی ہے اور اس رقم کے ذریعہ تجارت اور سودابازی ہو جاتی ہے جس سے خود حکومت کے مالیاتی فنڈ کو بھی نقصان پہنچتا ہے اور یہ لوگ بھی بے لگام ہوتے ہیں اور معاشرہ میں اپنے متعلقات کو تبلا کر اور حکومت کے کھونٹے پر ناچتے ہیں اور غرباء کو اس طرح زیردست رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جو سراسر ناجائز ہے۔ کیا اچھا ہو جو ہم اسلامی فلسفہ پر عمل کریں کہ

'نیکی کر اور کنوئیں میں ڈال'

اس طریق کار سے خود غریب کی عزت بھی بحال رہتی ہے اور امراء کے دیئے ہوئے عطیات بھی ریاکاری کے شعلوں سے محفوظ رہ کر آخرت میں ان تک پہنچ سکتے ہیں بصورت دیگر فقط رونمائی تو ہے جس کا محدود فائدہ دنیا میں تو مل سکتا ہے لیکن عقبیٰ میں نہ صرف تہی دامن ہونا پڑے گا بلکہ الٹا عذاب اور محاسبہ کا بھی خطرہ ہے۔ اور کیا معلوم بہت سے مستحق افراد اپنی سفید پوشی کی خاطر ایسی امداد لینا ہی قبول نہ کرتے ہوں کہ

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

حرفِ محرمانہ

(آخری قسط)

امجد علی شاکر ایم اے

تلاشِ زندگی

میں نے پچھلی قسط میں زندگی کی اس توانا شاخ کی تلاش کرنے کی بات واضح کی تھی۔ اب دیکھیں کہ زندگی کہاں ہے۔ آئیے ہم تلاش کریں کہ فکر کی کون سی شاخ کی ابتدا توانائی سے ہو رہی ہے اور کس کا پچھلا سرا فکر کے توانا درخت سے پیوست ہے اور کونسی شاخ نوساختہ یا خودساختہ ہے اور اس کا فکر کے توانا درخت سے کوئی حیاتیاتی تعلق نہ ہونے کی وجہ سے اس کے آغازِ حیات میں ہی مردنی اس پر محیط ہو رہی ہے۔

آیئے ہم اپنی فکر کی تاریخ کے پرت الٹتے چلے جائیں تاآنکہ ہمیں زندگی کا سرا ہاتھ آجائے جس سے حقیقت کا سراغ لگایا جا سکے گا۔

ہم برعظیم پاک و ہند کے مسلمانوں کے معاشرتی زوال کو دیکھتے ہیں تو یہ اورنگ زیب کی وفات اور اس کے جانشینوں کی تخت نشینی کا زمانہ ہے۔ یہیں زندگی کا سرا ہمارے ہاتھ آگیا۔ اس دور کا فکری مجدد ہمارے سامنے ہے جس کی فکر میں زندگی ہے توانائی ہے اور انقلاب برپا کرنے کی قوت بھی۔ اس دور کے عظیم ترین انقلابی مجدد کا نام "شاہ ولی اللہ" ہے۔ میں نے انہیں زندہ فکر اور توانا دعوت کا نمائندہ یونہی نہیں کہہ دیا۔ ان کے افکار اب تک زندگی اور توانائی کے مظہر ہیں۔ اس فکر نے لاکھوں اور کروڑوں دلوں کو ولولہ بخشا، زندہ رہنے کا ڈھنگ سکھایا۔ جابجا تحریکیں اسی فکر سے ابھریں۔ اب تک یہی فکر ایسی ہے جس میں ابھرنے اور قائم رہنے کی جملہ خاصیتیں موجود ہیں۔ اس فکر پر کم سے کم اختلاف ہے یہی نمائندہ فکر ہے جن سے علم و عمل کے چشمے پورے برعظیم میں بکھرے۔ اس فکر میں توانائی کی چند وجوہات ہیں۔

اس فکر کا زندہ فکر کے توانا درخت سے براہ راست گہرا اور مضبوط تعلق ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہؒ کی تمام تعلیم کی مضبوط اور ٹھوس سند موجود ہے۔ قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام تعلیم کی ٹھوس سند موجود ہے۔ کہ کس طرح کئی واسطوں سے آنے والا علم شاہ ولی اللہ کے دل کو منور کر گیا۔

شاہ ولی اللہ نے صرف تعلیم کتاب ہی حاصل نہیں کی حکمتِ دین بھی سیکھی۔ یہ ایک طویل کہانی ہے کہ کس طرح آپ کو دین کی حکمت عطا ہوئی۔ اس کو جاننے کے لئے حجۃ اللہ البالغہ کا سرآغاز پڑھنا بہت ضروری ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے قدیم حکما کی حکمت میں اپنی خداداد قابلیت سے کئی خوبصورت اضافے کئے۔ انہوں نے عبادات کی حکمت بھی پہچانی اور نظام ریاست و سیاست کے اصول بھی مدون کئے مگر کسی غیر ملکی نظام فکر سے متاثر ہو کر نہیں صرف اور صرف اسلام کے نظام فکر کو سمجھ کر اور اس کی جملہ حکمتوں کو جان کر اس کی اصطلاحات کے دائرے میں رہ کر یہ تمام کام کیا۔

اسی پر بس نہیں تصوف کے سلاسل اربعہ بھی ان پر جمع ہو جاتے ہیں۔ وقت کے عظیم صوفیا اور اولیا نے ان کی تربیت روحانی کی اور آپ تعلیم کتاب و حکمت سے آگے نکل کر تزکیہ قلب کی منزل سے بھی سرخرو گذرے۔

آپ کی فکر کی عظمت اس میں بھی ہے کہ آپ کی جملہ فکری روح وہ عظیم پیغام ہے جو خدا نے اپنی مخلوق پر اتمام نعمت کے لئے بھیجا۔ جس کے اصول سرمدی عظمتوں کے حامل ہیں۔ یہ عظیم روح جو پوری کائنات میں جاری و ساری ہے یہ پیغامِ اعتدال جس میں حسن بھی ہے تازگی بھی اور توانائی بھی۔

مگر حضرت شاہ ولی اللہؒ نے ہوا میں محل تعمیر نہیں کئے۔ انہوں نے ریت کے گھروندے نہیں بنائے۔ انہوں نے ارضی حوالے سے بھی یہاں کی ضروریات کو سمجھا اور پرکھا۔ انہوں نے ہندوستانی معاشرے کے زوال کے اسباب خالص حکیمانہ انداز میں ڈھونڈے اور ان کا علاج تجویز کیا۔ انہوں نے انسان کی عظمت کو بھی تسلیم کیا اور اس کی بنیادی ضروریات سے بھی چشم پوشی نہیں کی۔ انہوں نے ایک انسان کی جملہ بنیادی ضروریات اور انسانی معاشرہ میں ان کا ارتقاء کا سراغ لگایا اور ان کے پورا کرنے کے لئے لائحہ عمل پیش کیا۔ انہوں نے نہ ہی مفت خور مذہبی طبقہ کی طرح مادی ضروریات اور معاشی احتیاجات کو نظر انداز BY PASS کیا اور نہ ہی مادی طبقہ کی طرح انسان کے لئے مذہب غیر ضروری قرار دیا۔

یہی فکر کی زندہ اور توانا شاخ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں اسی فکر کو خاندانِ ولی اللہی نے آگے بڑھ کر دیوبند کے اکابر کے حوالے کر دیا۔ مولانا محمود الحسنؒ نے اس فکر کو مالٹا میں بیٹھ کر دنیا بھر کے لوگوں کو یہ پیغام سنایا تو مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے اپنے آپ کو دن رات اسی فکر کے لئے وقف کر دیا اور سو بہ سو یہ پیغام لئے پھرے

؎ او بصحرا رفت ما در کوچہ ہا رسوا شدیم

بہرحال یہی فکر کی زندہ اور توانا شاخ ہے اس فکر کے مقابلے میں کسی بھی دوسری فکر میں نہ زندگی ہے اور نہ توانائی اور نہ دلوں کی تسخیر کی قوت حالانکہ یہ سرمدی اصول ہے

وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ
جو دلوں کو فتح کرے وہی فاتح زمانہ

محمد یعقوب شیخ

نظام مصطفےٰ کو بلا تاخیر نافذ کیا جائے خورشید عباس گردیزی

ہم پاکستان میں اسلام کا نظام نافذ کریں گے" محمد زمان خان اچکزئی

مدرسہ احسن المدارس کے دارالقرآن کے سلسلہ میں وفاقی وزیر جناب حاجی محمد زمان خان اچکزئی یکم اکتوبر کی پرواز سے ملتان پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر حکام اور سیاسی جماعتوں کے کارکنوں نے استقبال کیا۔

نماز عصر:

پانچ بجے ٹاؤن ہال میں جلسہ تھا۔ وزیر موصوف ہوائی اڈہ سے کینال ریسٹ ہاؤس پہنچے۔ چند منٹ احباب سے تعارف میں گزرے کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ حاجی محمد زمان خان اچکزئی بلا تکلف مسجد میں چلے گئے۔ ہم اس انتظار میں بیٹھے تھے کہ اکٹھے مسجد جائیں گے۔ کمرہ میں تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ مسجد چلے گئے ہیں۔ دعا کے بعد ایک اہلکار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کہ یہ پہلا وزیر ہے جو مسجد میں نماز کے لئے آیا۔

ملتان کارپوریشن:

پاکستان قومی اتحاد ملتان کی طرف سے جو سپاسنامہ پیش کیا گیا اس میں بارشوں کی وجہ سے سڑکوں۔ نالیوں اور گلیوں کی ٹوٹ پھوٹ صفائی اور روشنی۔ تعلیم وغیرہ مسائل کا ذکر تھا اس بات کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ کارپوریشن کی موجودہ صورت حال اس لائق نہیں کہ سڑکیں مرمت ہوں یا ٹوٹ پھوٹ کو درست کر لیا جائے۔ صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا کہ دس کروڑ روپے کی امداد دی جائے تاکہ شہر کو کھنڈرات بننے سے بچایا جائے۔

کارپوریشن کا بجٹ ۷۲٪ فی صد عملہ کے مشاہرات پر خرچ ہو جاتا ہے۔ بقایا ۲۸٪ فی صد جو کہ تقریباً ۵۲ لاکھ روپیہ بچ جاتا ہے اس میں گلیوں اور سڑکوں کی مرمت کے لئے آٹھ۔ دس لاکھ روپے باقی رہ جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اتنے بڑے شہر کے لئے یہ قلیل رقم نہ ہونے کے برابر ہے۔

حاجی محمد زمان خان اچکزئی نے بلدیہ کے ایڈمنسٹریٹر کو کہا کہ سپاسنامہ کا جواب دیں — موصوف نے صاف الفاظ میں اقرار کر لیا کہ کارپوریشن کی مالی حالت سخت تشویشناک ہے۔

راہ وفا:

حاجی محمد زمان خان اچکزئی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

"ہم پاکستان میں اسلام کا نظام نافذ کریں گے اس لئے کہ پاکستان بنا ہی اسلام کے لئے ہے۔ ہم عوام کی خدمت کریں گے اور کوئی تمیز نہیں کریں گے کہ سائل کون ہے۔ پٹھان ہے۔ بلوچ ہے۔ سندھی ہے یا پنجابی۔ اسی طرح یہ بھی نہیں کریں گے کہ کون جمعیۃ کا رکن ہے۔ جماعت اسلامی کا ہے مسلم لیگ کا ہے یا پی پی پی ہمارے پاس جو بھی آئے گا ہم اس کی امداد کریں گے۔ ہم محبت اور خلوص کے ساتھ لوگوں کے دل جیت سکتے ہیں۔

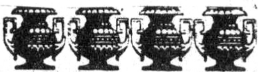
اس لئے ہم نے راہ وفا اختیار کی ہے۔

اس تقریب کے بعد نماز مغرب مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں جا کر ادا کی۔ جماعت کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم اشعر نے جماعتی کارکردگی اور مسائل سے حاجی صاحب کو آگاہ کیا۔

یہاں سے فارغ ہو کر تنظیم اہلسنت کے دفتر میں گئے۔ مولانا نورالحسن شاہ بخاری تنظیم کے سرپرست ہیں۔ انہوں نے جماعت کی تاریخ ضرورت اور اہمیت بیان کی اور لٹریچر و کتب پیش کیں۔

عشائیہ:

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے امیر سید خورشید عباس گردیزی نے حاجی صاحب کے اعزاز میں دعوت طعام کا اہتمام کیا تھا۔ اس موقع پر سپاسنامہ بھی پیش کیا گیا اور وفود سے ملاقاتیں بھی۔



وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی حاجی محمد زمان خان اچکزئی ۱۶ اکتوبر سے ۱۸ اکتوبر تک صوبہ بلوچستان و صوبہ سندھ کا تفصیلی دورہ کریں گے۔

مرکزی وزیر بلدیات و دیہی ترقی

۱۶ اکتوبر پونے ایک بجے بذریعہ طیارہ کوئٹہ پہنچیں گے اور اسی شام صوبائی سیکریٹری لوکل باڈیز، کمشنر کوئٹہ و دیگر افسران کے ہمراہ سبزی، فروٹ اور گوشت مارکیٹوں کا معائنہ فرمائیں گے۔ ۱۹ اکتوبر نو بجے صبح بذریعہ کار قلعہ عبداللہ جائیں گے اور ۱۰ بجے کمشنر، صوبائی سیکریٹری لوکل باڈیز و دیگر افسران کی موجودگی میں عوام کی مشکلات و مسائل سنیں گے۔ ساڑھے تین بجے صبح بذریعہ کار گلستان پہنچ کر زیر تکمیل مختلف ترقیاتی اسکیموں کا جائزہ لیں گے اور رات واپس کوئٹہ آجائیں گے۔ ۱۸ اکتوبر کوئٹہ سے بذریعہ طیارہ ۱۲ بج کر بیس منٹ پر تربت پہنچیں گے۔ پونے ایک بجے دوپہر کمشنر مکران، ڈپٹی کمشنر تربت و دیگر ضلعی افسران کی موجودگی میں عوامی مسائل سنیں گے اور ساڑھے تین بجے مختلف ترقیاتی سکیموں کا معائنہ فرمائیں گے۔

۱۹ اکتوبر صبح دس بجے تربت سے پسنی بذریعہ کار پہنچ کر کمشنر، صوبائی سیکریٹری بلدیات و دیگر افسران کی موجودگی میں عوامی شکایات و مشکلات کی سماعت فرمائیں گے۔ بعد ازاں دیگر ترقیاتی اسکیموں کا جائزہ لیں گے۔

۲۰ اکتوبر ساڑھے دس بجے بذریعہ طیارہ گوادر پہنچیں گے اور گیارہ بجے کمشنر۔ بلدیاتی افسران کی موجودگی میں عوامی شکایات کا ازالہ فرمائیں گے اور شام کو چھ بج کر بیس منٹ پر کراچی پہنچیں گے۔

۲۱ اکتوبر آٹھ بجے صبح ایڈمنسٹریٹر کے۔ ایم۔ سی کراچی کے ہمراہ مزار قائد اعظم فاتحہ خوانی کے لئے جائیں گے اور ساڑھے نو بجے صبح چیف سیکریٹری اور دیگر تمام صوبائی محکموں کے سربراہوں سے خطاب فرمائیں گے اور ۲۲ اکتوبر آٹھ بجے صبح کراچی سے پنجگور بذریعہ طیارہ پہنچیں گے اور نو بجے ضلعی بلدیاتی افسران اور ڈپٹی کمشنر کی موجودگی میں عوام کے مسائل و مشکلات کا ازالہ فرمائیں گے اور بعد ازاں پنجگور میں مختلف زیر تکمیل منصوبوں کا جائزہ لیں گے اور رات کراچی واپس پہنچ جائیں گے۔

۲۴ اکتوبر نو بجے صبح کے۔ ڈی۔ اے کراچی سے متعلق عوام کی مذکورہ محکمہ کے سلسلہ میں شکایات سن کر ان کا ازالہ فرمائیں گے اور اسی شام تین بجے کے۔ ایم۔ سی اور کے۔ ڈی۔ اے کی زیر تکمیل سکیموں کا جائزہ لیں گے۔

۲۵ اکتوبر دس بجے صبح کراچی سے حیدر آباد بذریعہ کار آئیں گے اور ایم۔ سی ہال حیدر آباد میں عوام کی بلدیاتی مشکلات و مسائل کا مذکورہ محکمہ کے افسران کی موجودگی میں ازالہ فرمائیں گے اور تین بجے شام نئی و پرانی سبزی و فروٹ مارکیٹوں کا دورہ کریں گے اور رات کو بذریعہ تیز گام ساڑھے گیارہ بجے روہڑی پہنچیں گے۔

۲۶ اکتوبر صبح دس بجے ایم۔ سی ہال سکھر میں عوامی نمائندوں سے ملاقات فرمائیں گے اور ضلعی و صوبائی افسران کی موجودگی میں ان کی شکایات کے ازالہ کے لئے احکامات صادر فرمائیں گے۔

۲۷ اکتوبر صبح نو بجے ایم۔ سی ہال سکھر کمشنر۔ ڈپٹی کمشنر۔ ایڈمنسٹریٹر و دیگر ضلعی افسران اور عوام کے مشترکہ پروگرام میں شرکت فرمائیں گے۔

۲۸ اکتوبر رات تیز گام سے راولپنڈی کے لئے روانہ ہوں گے اور ۲۹ اکتوبر شام سات بجے راولپنڈی واپس پہنچ جائیں گے۔

حضرت مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب نعمانی

جمعیۃ علماء اسلام بوریوالہ کے صدر منتخب ہوگئے

بوریوالہ: ۱۵ ستمبر بروز جمعۃ المبارک دفتر جمعیۃ علماء اسلام کالج روڈ بوریوالہ میں جمعیۃ بوریوالہ کی مجلس عمومی کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب نعمانی منعقد ہوا۔ یہ اجلاس نئے صدر کا انتخاب اور موجودہ ملکی صورتحال پر غور کرنے کیلئے طلب کیا گیا تھا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر حضرت مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب نعمانی کو جمعیۃ بوریوالہ کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ واضح رہے کہ سابق صدر بوریوالہ سے باہر سکونت اختیار کر چکے ہیں۔ اور نو منتخب صدر مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب نعمانی علاقہ کی مشہور اور مؤثر سیاسی اور مذہبی شخصیت ہیں اور اپنے علاقہ میں اہم مقام رکھتے ہیں اور آپ دو مرتبہ ۷۰ء اور ۷۷ء کے عام اور ضمنی انتخاب میں جمعیۃ اور متحدہ جمہوری محاذ کے پلیٹ فارم سے پاکستان کے مشہور جاگیردار ممتاز محمد خان دولتانہ اور ریاض احمد دولتانہ کے مقابلہ میں الیکشن لڑ چکے ہیں جس میں اپنے انتہائی جرأت اور استقامت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اجلاس میں ان کے کردار کی شدید تعریف بھی کی گئی۔ ان کے انتخاب پر پاکستان قومی اتحاد ضلع وہاڑی کے صدر مولانا قاری محمد طیب بوریوالہ جمعیۃ کے جنرل سیکریٹری راؤ ارشاد احمد خان جمعیۃ کے راہنما حاجی محمد اشرف۔ عبدالعلیم۔ شیخ محمد رفیق محمد اشرف علوی، راجہ سلطان راج ایڈوکیٹ جمعیۃ طلباء اسلام کے راہنما راؤ منور احمد خاں نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مولانا نعمانی صاحب کو جمعیۃ کا صدر منتخب ہونے پر مبارکباد دی ہے اور توقع ظاہر کی ہے کہ مولانا نعمانی جماعتی پروگرام کو آگے بڑھانے اور جمعیۃ کو فعال بنانے، عوامی مسائل حل کرانے اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے بھرپور کردار ادا کریں گے۔ اجلاس میں ایک بارہ رکنی کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جو عوامی مسائل حل کرانے کیلئے انتظامیہ سے رابطہ قائم کریگی۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے صوبائی حکومتوں کے قیام پر زور دیا گیا۔

رپورٹنگ : ظہیر میر

لوہاری گیٹ سے نیلا گنبد تک

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور اور مرکزی وزیر اوقاف صاحبزادہ افتخار احمد انصاری کی انار کلی میں آمد

انار کلی بازار لاہور شہر کا ایک اہم کاروباری اور تجارتی مرکز ہے۔ یہاں ضروریات زندگی کی ہر چیز طلب کی جاسکتی ہے۔ صبح آٹھ بجے سے لے کر نو بجے رات تک لوگوں کا ایک انبوہ خرید و فروخت میں مصروف رہتا ہے۔ انار کلی کے دوکاندار بھی بڑے مزے کے اور زندہ دل لوگ ہیں۔ وہ ہمہ وقت دکانوں کو اس طرح سجائے رکھتے ہیں جیسے بیٹے کی شادی پر سارے گھر میں چراغاں کیا جاتا ہے۔ شام کے وقت اس بازار کا حسن اور بھی جوبن پر ہوتا ہے۔ دکانوں میں لگی ہوئی طرح طرح کی روشنیاں آنکھوں کو چندھیا دیتی ہیں۔ یہاں سے گزرنے والا ہر آدمی ان دکانوں کی سجاوٹ کو دیکھنے میں اس طرح مگن ہو جاتا ہے کہ اسے اپنی ہوش تک نہیں رہتی کہ وہ کہاں کھڑا ہے اور کس کام کے لئے آیا ہے؟ ایک دن میں بھی سرِ شام انار کلی بازار سے گزر رہا تھا۔ بانو ساڑھی ہاؤس کے سامنے کھڑے قمقموں اور روشنیوں کو دیکھنے میں ایسا مگن ہوا کہ قریب سے گزرتے ہوئے ایک منچلے شوخ مزاج لڑکے نے پنجابی میں کہا۔

"ویکھ اوئے ایہہ بھائی پنڈول
بتیاں ویکھن آیا ای"

سیاسی اور مذہبی نکتہ نظر سے یہاں کے دکاندار گہرے مذہبی اور نیک لوگ ہیں۔ نظام مصطفےٰ کی تحریک میں ان لوگوں نے جتنی جانی اور مالی قربانی دی ہے اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس بازار کو قومی اتحاد کا گڑھ قرار دیا جاتا ہے۔

پچھلے چند دنوں سے پیپلز پارٹی کی طرف سے پورے ملک میں "بھٹو بچاؤ" مہم چلائی جا رہی ہے لیکن پورے ملک میں سوائے راولپنڈی اور لاہور کے انہیں کہیں بھی غنڈہ گردی کرنا نصیب نہیں ہوئی۔ چنانچہ گذشتہ روز ایک منظم پلاننگ کے ذریعے پورے لاہور کے سکون کو تہہ و بالا کرنے کا ایک خطرناک منصوبہ بنایا گیا۔ پروگرام کے مطابق لاہوری دروازہ کے باہر اردو بازار کے آغاز میں پیپلز پارٹی کے دو کرایے کے آدمیوں نے اپنے جسموں پر مٹی کا تیل چھڑک کر حرام موت مرنے کی سعی کی۔ چنانچہ اس کوشش کے نتیجہ میں ان کا ایک رز حزید جہنم واصل ہو چکا ہے۔ پیپلز پارٹی کے غنڈہ عناصر مختلف ٹولیوں کی صورت میں اندرون لاہور خاص کر انار کلی، شاہ عالم مارکیٹ۔ رنگ محل، چوک بھاٹی اور لوہاری وغیرہ میں پھیل گئے۔ لیکن سب سے زیادہ نقصان انہوں نے انار کلی اور شاہ عالم مارکیٹ کو پہنچایا۔ ان غنڈہ عناصر نے سخت پتھراؤ کر کے انار کلی کی تقریباً تمام دکانوں کے نہایت قیمتی شیشے اور روشنیاں تباہ و برباد کر دیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ انار کلی میں باوجود پولیس کی کافی نفری موجود تھی لیکن ان غنڈہ عناصر کو سرِعام دندنانے کی کھلی چھٹی تھی اور پولیس کے سپاہی خاموش تماشائی بنے رہے۔ اور غنڈوں نے جی بھر کر شریف شہریوں اور دکانداروں کو لوٹا۔ ایک اطلاع کے مطابق انار کلی بازار میں عابد ریسٹورنٹ سے تقریباً پینتیس ۳۵ ہزار روپے اڑا لئے گئے۔ ورائٹی پیلس سے جو کہ دھنی رام روڈ پر واقع ہے ہزاروں روپے کی مالیت کی اشیاء اڑا لی گئیں اور محتاط اندازے کے مطابق نقصان کا تخمینہ لاکھوں کی تعداد تک جا پہنچتا ہے اور اگر انار کلی کے دکاندار اپنی ہمت کے تحت اکٹھے ہو کر غنڈوں کا مقابلہ نہ کرتے تو شائد انار کلی کی ایک دکان بھی صحیح حالت میں باقی نہ بچتی اور نقصان کروڑوں روپے تک پہنچ جاتا۔

اس واقعہ کے تقریباً دو۔ تین دن بعد پاکستان قومی اتحاد کے نائب صدر نوابزادہ نصر اللہ خان بنفسِ نفیس انار کلی بازار میں تشریف لائے اور دکانداروں سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے نقصانات کا اندازہ خود اپنی آنکھوں سے لگایا۔

۸ اکتوبر بروز اتوار جانشین شیخ التفسیر اور جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور (جو کہ گذشتہ انتخابات میں اس حلقہ سے قومی اسمبلی کے امیدوار بھی رہے ہیں) انار کلی بازار میں تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق جانشین شیخ التفسیر اور مرکزی وزیر اوقاف حج اور مذہبی امور جناب صاحبزادہ افتخار احمد انصاری نے مشترکہ انار کلی کا دورہ کرنا تھا۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور تقریباً ساڑھے تین بجے لاہوری دروازہ کے باہر انار کلی بازار میں کار سے اترے۔ جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ طلباء اسلام اور قومی اتحاد کے سینکڑوں کارکنوں کے علاوہ انار کلی

بازار کے دکانداروں نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ آپ تقریباً آدھ گھنٹہ تک انارکلی بازار کے آغاز میں "گوشہ ادب" (کتابوں کی دکان) پر بیٹھے نوابزادہ افتخار انصاری کا انتظار فرماتے رہے۔ اس دوران سینکڑوں لوگ حضرت سے مصافحہ کرتے رہے اور اپنے مسائل اور مشکلات سے حضرت کو آگاہ کرتے رہے۔

تقریباً چار بجے مرکزی وزیر اوقاف جناب افتخار احمد انصاری تشریف لائے۔ چنانچہ قوم کے یہ دونوں راہنما سینکڑوں کارکنوں کے ہمراہ انارکلی بازار کی طرف روانہ ہوئے۔ انارکلی بازار کے آغاز میں ہی پان گلی کے دکانداروں نے ان دونوں حضرات کو خوش آمدید کہا اور پھول نچھاور کئے۔ ان دونوں راہنماؤں نے نقصانات کا بغور جائزہ لیا۔ انارکلی کے دکانداروں سے فرداً فرداً ملاقات کی اور ان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے انہیں اپنی طرف سے پوری حمایت اور تعاون کا یقین دلایا۔ بعض دکانوں میں جہاں نقصان زیادہ ہؤا تھا یہ دونوں راہنما ان دکانداروں سے فرداً فرداً ملے اور ان سے نقصانات کی تفصیل طلب کی۔ "ورائٹی ہاؤس" میں گفتگو کرتے ہوئے مرکزی وزیر اوقاف جناب صاحبزادہ افتخار احمد انصاری نے کہا کہ "ہمیں آپ کے اس نقصان پر دلی رنج پہنچا ہے۔ حکومت اس نقصان کی تلافی کے لئے ہر ممکن امداد دے گی۔ آپ نے انارکلی کے دکانداروں کو غنڈہ عناصر کا دلیرانہ مقابلہ کرنے پر مبارکباد دی۔ آپ نے کہا کہ آپ لوگوں کو پہلے سے زیادہ منظم ہو جانا چاہیئے تاکہ ان غنڈہ اور بدمعاش عناصر کو پھر سے سر اٹھانے کا موقع نہ ملے۔ آپ نے دکانداروں کو یقین دلایا کہ حکومت ان غنڈہ عناصر کے خلاف سخت سے سخت کاروائی کرنے سے گریز نہیں کرے گی۔"

حضرت مولانا عبید اللہ انور نے فرمایا "مجھے آپ لوگوں کا نقصان دیکھ کر دلی صدمہ پہنچا ہے۔ آپ نے کہا میں اپنے کارکنوں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ ان غنڈہ عناصر کی سرکوبی کے لئے اپنے آپ کو تیار رکریں تاکہ آئندہ یہ عناصر شریف شہریوں کو تنگ نہ کر سکیں۔" چنانچہ یہ قافلہ لوہاری دروازہ سے چلتا ہؤا نیلا گنبد مسجد پر اختتام پذیر ہؤا اور یہاں حضرت مولانا عبید اللہ انور نے مسجد نیلا گنبد میں نماز عصر کے بعد دعا بھی فرمائی۔

تاثرات:

انارکلی کے تاجروں کی حالت دیدنی تھی۔ وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے کیونکہ آج ان کے راہنما ان سے ملنے کے لئے خود حاضر ہوئے تھے۔ دنیا میں بڑے بڑے نقصان واقع ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کے جوان بچے بوڑھے والدین کو بے سہارا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ کاروبار میں مالی نقصان انسان کو پاگل کر دیتا ہے لیکن ایسے وقت میں اگر اپنے لوگ اظہار ہمدردی کے لئے بھی حاضر نہ ہوں تو یہ دنیا پاگل ہو جائے۔ انسان حوصلہ ہار کر بیٹھ جائے اور یوں پورا نظام زندگی درہم برہم ہو جائے لیکن ایسے وقت میں اپنوں کی تسلّی اور تشفی ہی وہ کار تریاق ہے جو انسان کو پھر سے عزم اور حوصلے سے دوبارہ زندہ کر دیتی ہے۔ یہی کیفیت آج یہاں کے دکانداروں میں دیکھنے میں آئی۔ وہ خوش تھے کہ ہمارے قائد اور راہبر آج ہماری خبر گیری کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ راقم الحروف نے خود اپنے کانوں سے دکانداروں کو یہ کہتے سُنا کہ ان راہنماؤں کے دورے سے ہمارے حوصلے اتنے بلند ہوئے ہیں کہ انشاء اللہ آئندہ غنڈہ عناصر یہاں کا رخ نہیں کریں گے۔

اس پورے پروگرام میں جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے سرکردہ راہنما اور کارکن حضرت مولانا محمد ابراہیم۔ اکرام القادری۔ میاں محمد حنیف۔ حافظ محمد یوسف ایڈوکیٹ۔ رحمان بخش۔ قاری عبد الحئی۔ حافظ ریاض۔ محمد افضل کشمیری۔ سلیم قریشی۔ خواجہ نعیم آف ورائٹی ہاؤس اور بہت سے دوسرے حضرات حضرت کے ساتھ رہے۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم کا جوش اور جذبہ دیدنی تھا۔ وہ پیرانہ سالی اور بیماری کے باوجود ساتھ چلتے رہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے بزرگوں کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

محمد اسحٰق مدنی
متحدہ عرب امارات



ایک عہد آفریں شخصیت

راقم کے ایک مہربان دوست "جو ایک اخبار کے ایڈیٹر بھی ہیں" نے پچھلے دنوں راقم سے ایک انٹرویو لیا جس میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ آپ کن شخصیات سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ بھئی یہ تو بہت تفصیل طلب سوال ہے کیونکہ ہماری تاریخ تو الحمدللہ ایسی عبقری صفات کی حامل شخصیات سے بھری پڑی ہے جن پر ہم فخر و انبساط کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ دوسری کوئی قوم اس میدان میں ہماری ہمسری نہیں کر سکتی تو ان میں سے کس کس کا نام لوں اور کس کس کا چھوڑوں اور پچھلی تاریخ کو اگر ایک طرف رکھ کر دور حاضر ہی پر نگاہ ڈالی جائے تو بلاشبہ قحط الرجال کے اس دور میں بھی کچھ شخصیات ایسی ملیں گی جو آفتاب و مہتاب کی طرح فروزاں نظر آئیں گی۔ اسی ضمن میں پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ حضرت مولانا مفتی محمود کا جب ذکر آیا تو بات کافی طول پکڑ گئی۔ پھر خیال ہوا کہ کیوں نہ اس حصے کو الگ کر کے مستقل طور پر شائع کرا دیا جائے۔ اسی خیال کے پیش نظر آج کی یہ گزارشات حاضر ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس گئے گزرے دور میں بھی ہمارے پاس بہت سی ایسی علمی اور دینی شخصیات موجود ہیں جن کا دم غنیمت بلکہ قدرت کے عطیے کی حیثیت رکھتا ہے۔ سیاست کے کارزار میں بھی بہت سے علماء و صلحاء مصروف کار ہیں، علم و فضل کی وادیوں میں بھی کچھ مایۂ ناز شخصیات روز افزوں ہیں۔ لیکن جن خوبیوں سے قدرت نے حضرت مولانا مفتی محمود کو نوازا، جو خصوصی امتیازات آپ کو نصیب ہوئے، جو منفرد مقام آپ کو ملا وہ ڈھونڈے سے بھی آپ کے کہیں اور نہیں مل سکے گا۔

مفتی محمود وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ قرآن، حدیث اور فقہ اسلامی کی باقاعدہ تعلیم و تدریس میں صرف کیا۔ برسہا برس تک آپ مسند افتاء و تدریس پر فائز رہے۔ ہزارہا فتوے آپ نے ارشاد فرمائے جن کو سند کا درجہ حاصل تھا۔ یوں تو سیاسی میدان میں بہت سے علماء کرام شریک ہیں لیکن کوئی ایسا عالم آپ کو شاید ہی مل سکے جس نے سیاست میں بھی مرکزی قیادت کا کردار ادا کیا ہو اور مسند درس و تدریس کو بھی اتنا طویل عرصہ رونق بخشی ہو اور علمی حلقوں میں صحیح اور بادقعت عالم صرف اسی شخص کو سمجھا جاتا ہے جس نے درس و تدریس کی خدمت انجام دی ہو خاص کر جس نے حدیث و فقہ کی تعلیم میں زندگی گزاری ہو۔ اس طرح یہ شرف صرف مفتی صاحب کو ہی ملا۔ پھر یہ بھی برصغیر بلکہ پوری تاریخ میں اپنی نوعیت کی شاید پہلی اور واحد مثال ہے کہ کسی ایسے ٹھوس عالم دین نے سیاسی میدان میں انتخابات جیت کر وزارت علیہ کا منصب سنبھالا ہو اور ایک عرصہ تک اس ذمہ داری کو کامیابی سے نبھایا ہو۔ پھر یہ بھی اپنی نوعیت کی واحد مثال ہے کہ ایک دینی مدرسے کا مدرس مسجد سے اٹھ کر وزارت علیا کی کرسی پر اس طرح ملکی نظم و نسق چلائے کہ عصری علوم کے ماہرین کو بھی محو حیرت کر دے چنانچہ صوبہ سرحد کے بعض ایسے اعلیٰ آفیسروں نے جو حضرت مفتی صاحب کے دور حکومت میں وہاں اعلیٰ مناصب پر کام کر چکے ہیں ہمیں بعض نجی مجلسوں میں بتایا کہ مفتی صاحب کی قوت فیصلہ پر [illegible] رہ جاتے ہیں۔ فائل کھولتے ہی کیس کی تہہ تک پہنچ جاتے اور فوراً اس طرح فیصلہ صادر کرتے کہ ہم دیکھتے رہ جاتے۔ پھر مفتی صاحب نے ایک عرصہ تک قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کا کردار ادا کیا جس کی کوئی نظیر شاید ہی مل سکے۔ کہ اتنے بڑے ملک کی منتخب اسمبلی میں حزب اختلاف کی قیادت کا فریضہ ایک ایسا ٹھوس عالم دین انجام دے رہا ہو۔

پھر یہ بھی تاریخ کا ایک اچھوتا اور بے مثال کارنامہ ہے کہ مفتی صاحب ایسے درویش منش انسان نے انتخاب میں ایک ایسے فرعون کو ہزارہا ووٹوں کی اکثریت سے شکست فاش دی جو "فخر ایشیا" کا دعویدار تھا جو چار حلقوں سے جیت چکا تھا جس جیسا شاطر انسان برصغیر کی تاریخ میں پیدا نہیں ہوا ہوگا اور دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ نے حضرت مفتی صاحب موصوف کو اس طرح پیش کیا کہ یہ ہے وہ شخصیت جس نے چار حلقے سے جیتنے والے بھٹو کو شکست فاش دی۔ ظاہر ہے کہ یہ وہ کارنامہ اور اعزاز ہے جو کسی عالم دین کیا کسی بڑے سے بڑے ماہر سیاستدان کو بھی نصیب نہیں ہو سکا۔ پھر پاکستان کی اکتیس سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ تمام سیاسی پارٹیاں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئیں حتیٰ کہ این۔ ڈی۔ پی۔ اور مسلم لیگ جیسی متحارب اور متضاد نظریات و خیالات رکھنے والی سیاسی حریف جماعتیں بھی باہم شیر و شکر ہو گئیں اور ایک بے مثال قومی اتحاد وجود میں آیا۔ اس کی قیادت و راہنمائی کا سہرا بھی حضرت مفتی صاحب موصوف کے سر بندھا۔ پھر گذشتہ سال ملک کے ایک بدترین آمر کے خلاف جو بے مثال تحریک چلائی گئی جس کی نظیر برصغیر تو کیا پوری دنیا میں چشم فلک نے شاید ہی کبھی دیکھی ہو اس کی قیادت بھی حضرت مفتی صاحب نے ہی کی اور اس طرح ایک ایسے آمر کے زوال

اور خاتمہ کی تکمیل آپ کے توسط سے ہوئی جو کہتا تھا اگر مجھے ہٹایا گیا تو ہمالیہ روئے گا۔ جس کا دعویٰ تھا کہ "میری کرسی بہت مضبوط ہے اسے کوئی خطرہ نہیں اور کوئی مجھ سے اسے چھین نہیں سکتا۔" جس کا کہنا تھا کہ میری حکومت کم از کم پچیس سال رہے گی کیونکہ میں پاکستان کا سب سے کم عمر سربراہ ہوں" اور اب وہ اقتدار کی کرسی سے اتر کر جیل کی چار دیواری میں اپنے کئے کی سزا بھگت رہا ہے۔

اور اس ساری سیاسی ہنگامہ آرائی کے باوجود آپ کا ٹھوس علمی ذوق تازہ و بھرپور جس کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب آپ سے کوئی علمی مسئلہ چھیڑا جائے۔ چنانچہ راقم کو یاد ہے کہ گذشتہ سے پیوستہ سال جب آپ حج پر تشریف لے گئے ہوئے تھے اور آپ وہاں مکہ مکرمہ کے محلہ جیاد میں ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے اور راقم آثم کا قیام بھی اس دوران ارضِ حرمین شریفین میں تھا آپ کی مجلسوں میں شرکت واستفادہ کا موقع ملتا رہتا۔ میں نے دیکھا کہ جب آپ سے حج کے بعض پیچیدہ قسم کے مسائل دریافت کیے گئے تو آپ نے اس معقول انداز، ٹھوس علمیت اور اعتماد سے ان کے جوابات دیئے کہ کچھ لوگوں کو حیرت ہو رہی تھی کہ ایک ایسا سیاسی زعیم اس قدر ٹھوس دینی علم رکھتا ہے؟

پھر مفتی صاحب کو جو قوت کار قدرت نے عنایت فرمائی ہے کم از کم میرے علم میں کوئی ایسی شخصیت نہیں جو اس جسامت کے ساتھ اس قدر قوت کار اپنے اندر رکھتی ہو۔ وزارت علیا کا منصب ہو کہ قومی قیادت کا معاملہ، اسمبلی میں حزب اختلاف کی راہنمائی ہو کہ مدرسہ قاسم العلوم میں تدریسِ حدیث، جمعیۃ العلماء کی سربراہی ہو کہ "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کی نگرانی وغیرہ وغیرہ۔ حضرت مفتی صاحب موصوف ہر جگہ پیش پیش۔ الحمد للہ کہ راقم آثم کو چار سال کا عرصہ ارض حرمین (مکہ و مدینہ) میں گزارنے کا شرف قدرت نے عنایت فرمایا جس کے دوران دنیا بھر کی شخصیات کو دیکھنے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس سب کی روشنی میں کہتا ہوں کہ مفتی صاحب اپنی نوعیت کی ایک بے مثال شخصیت ہیں۔

طنز و مزاح



محمد زاہد بلند شہری

وعدہ

وعدہ کیسا ہی ہو وعدہ پھر وعدہ ہے اسے "وفا" کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ خصوصاً ایسے حالات میں جبکہ عوام کا جم غفیر محض ان وعدوں کو سننے آئے۔

ایفائے عہد بھی اچھا فعل ہے مگر دور سابقہ میں تو ایفائے عہد کی نسبت خلافِ عہد زیادہ اچھا خیال کیا جاتا تھا اور اس اچھائی کا شکار نہ صرف نچلے درجے کا پارٹی کارکن بلکہ حاکم بھی رہا ہے۔ بعض کارکن تو اس "اچھائی" کا بانی ہی سربراہ حکومت کو قرار دیتے رہے ہیں۔

سربراہ حکومت مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق مجبور ہے۔ اسے یکے بعد دیگرے کئی کئی وعدے کرنا پڑتے ہیں۔ پہلا وعدہ تو خود پارٹی ورکروں سے اور دوسرا وعدہ عوام سے۔ پارٹی ورکروں سے تو محض اس بات کا وعدہ کیا جاتا ہے کہ برسر اقتدار آنے کے بعد......

تمہاری خالی تجوریاں۔ تمہاری جھونپڑیاں اور ٹوٹی پھوٹی سائیکل نہیں رہے گی بلکہ اس کی جگہ عالی شان کوٹھی، اعلیٰ قسم کی کار اور تجوری کے لئے نوٹوں کی گڈیاں ہوں گی۔ تو صاحب یہ وعدہ تو دور سابقہ میں سابق حکمران بھٹو صاحب نے خوب نبھایا۔ جاہل کو عالم اور میٹرک پاس کو سفارت خانوں میں فرسٹ سیکریٹری لگایا۔ پرمٹ دلوائے۔ ڈپو کھلوائے۔ پارٹی کارکنوں کی تقرریاں ہوئیں تو مخالفین کی نوکریاں گئیں۔ کچھ وعدے پگڑیاں اچھالنے کے کئے تو کچھ کو دنیا سے "نکالنے" کے ہوئے۔ عوام سے کیا کیا وعدے ہوئے کچھ نہ پوچھو ضخیم دفتر چاہیئے۔ سب سے بڑا وعدہ تو یہ ہوا کہ "میرے دور حکومت میں کوئی غریب نہیں رہے گا۔"

تو صاحب واقعی یہ وعدہ، دور سابقہ کا واحد اور آخری وعدہ ہے جو پورا ہوا ہے، آگے تفصیل آئے گی ورنہ چھ برس میں کوئی وعدہ پورا نہ ہو سکا۔ معلوم ہوتا ہے چھ برس صرف وعدوں کے لئے اور چھ برس غور و خوض کے لئے اور مزید چھ برس ان پر عملدرآمد کے لئے درکار تھے جو انہیں نہ مل سکے اور وہ جیل یاترا کو سدھارے۔

بہرحال فی الحال مذکورہ بالا وعدے کی بات ہو رہی ہے جو سابق حکمران نے پورا کیا ہے اور پھر ایسے ویسے پورا نہیں کیا بلکہ بطریق احسن پورا کیا۔ ایسا پورا کیا کہ شاید دنیا کی تاریخ میں کوئی کر سکے۔ ابتدا میں جب سابق حکمران نے یہ وعدہ کیا تو ہمیں عجیب سا محسوس ہوا کہ پاکستان میں تقریباً ۷ کروڑ میں سے ۶ ۳/۴ کروڑ تو بالکل غریب ہیں انہیں کس طرح ختم کیا جا سکے گا اور جب وعدہ پورا ہو گیا تو معلوم ہوا کہ واقعی کوئی غریب نہیں رہا۔ کیونکہ جتنے غریب تھے وہ دم توڑ رہے تھے اور جو چند خاندان سرمایہ دار تھے وہ مزید سرمایہ داری کی طرف بڑھ رہے تھے اور سرمایہ کاری کی طرف سے ہاتھ کھینچ رہے تھے۔

بھٹو صاحب نے کس طرح اپنا یہ وعدہ پورا کیا ہمیں ۵ جولائی ۱۹۷۷ء سے قبل تک مطلق علم نہ تھا۔

اب انکشاف ہوا کہ انہوں نے اپنے پارٹی کارکنوں سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنے کے لئے انہیں ناجائز سہولتیں فراہم کیں۔ غیر قانونی تقرریاں اور حقوق ملکیت دیئے۔ غیر ملکی امداد ذاتی خزانے میں جمع ہوئی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ پاکستانی روپے کی قیمت میں کمی کر کے صنعتیں قومی ملکیت میں لے لیں اور ان صنعتوں میں پارٹی کارکنوں کو متعین کیا۔ یوں "ایک پنتھ دو کاج" کے مصداق غریب بھی نہ رہے اور پارٹی کارکنوں سے بھی وعدہ پورا ہو گیا۔

اس موقع پر اگر مرزا غالب ہوتے تو شاید یقین نہ کرتے کہ وعدہ ایفا بھی ہوتا ہے اور

امرت تو تیرے پاس کچھ زہر بھی نہیں

ہم جب بھی اخبار کو چھوتا ہوں تو مختلف خبریں میرے ذہن میں چکر لگانے لگتی ہیں۔ سیاست دانوں کے بیانات، افسران مجاز کے افعال و اعمال (ملفوف انداز میں) پیروں کے کارنامے اور باقی مریدوں کی کارروائیاں۔ نورانی صاحب کا واویلا اور کوڑا کرکٹ کی زیادتی۔ غرض ایسی کئی خبریں دست و گریباں ہونے لگتی ہیں۔ آج کے اخبار میں دو پیروں کی ہلکی پھلکی کارروائی نظر آئی۔ ذہن میں نورانی صاحب کی نورانی شکل عود کر آئی۔ پھر ان پیروں اور نورانی صاحب کی تصویریں ایک دوسرے سے گڈمڈ ہونے لگیں۔

ہمیں تسلیم ہے کہ نورانی صاحب بھی پیر ہیں اور اخبار میں مذکور دونوں پیر بھی سیاستدان ہیں۔ انہوں نے خاصی سیاست سے کام لیا ہے شاید یہی وجہ ہے کہ نورانی صاحب اور ان پیرانِ باتدبیر کا ذکر گڈمڈ ہو رہا ہے۔ نورانی صاحب کا پیروں سے کافی گہرا تعلق ہے۔ جب بھی کسی پیر کی گرفتاری کی خبر سامنے آتی ہے مجھے نورانی میاں سے ہمدردی پیدا ہونے لگتی ہے۔ آخر نورانی صاحب کے کارکن یوں ہی جیلوں میں جاتے رہے تو نورانی میاں کی تقریریں کون کرائے گا۔ اور وہ تقریریں نہ کریں گے تو اخبارات روز بروز بوقلموں اور رنگا رنگ بیانات سے محروم ہو جائیں گے۔ تمام رنگا رنگی یکسر ختم ہو جائے گی۔ لوگ اخبار پڑھنا چھوڑ دیں گے، خصوصاً مزاج کے عاشق تو اخبار کو ہاتھ بھی نہ لگائیں گے۔ اس کے نتیجے میں ہزاروں اخباری کارکن بھوکے مر جائیں گے۔

ایک پیر صاحب جن کا عرفی نام بوہڑ شاہ ہے (اصلی نام کی کیا ضرورت ہے ایسے لوگ نورانی میاں کی طرح اپنے عرفی ناموں سے ہی پہچانے جاتے ہیں)۔ یہ بوہڑ شاہ خاصے رنگین مزاج ہیں۔ ان کا آبائی تعلق لوہے سے ہے اور یہ لوہار کہلاتے تھے مگر خدا جانے کیا حادثہ ہوا کہ انہیں لوہے کی سختی سے یکایک نفرت ہو گئی۔ انہوں نے نازک اندا موں سے اپنے دل میں زبردست قربت کی خواہش محسوس کی۔ فوراً بغیر کسی فیس کی ادائیگی، بغیر کسی قسم کی رجسٹریشن کے چکر میں پڑے، بغیر کسی افسر مجاز کی منظوری حاصل کئے، سید ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ آج کل ویسے بھی سید بننے کی رفتار نورانی میاں کے بیانات کی طرح کافی تیز ہے۔ چنانچہ ان صاحب نے جو کہ اب بوہڑ شاہ تھے ایک عدد جاہل دیہاتی کو مرید بنایا۔ اس کا علاج اپنے آٹومیٹک فری سٹائل طریق علاج سے کیا اور پیر باکرامت ٹھہرے۔ بتانِ حسن و دلبری کے ناز و ادا کو اپنی ذلیل حرکات اور اپنے مکروہ کردار سے زخمی کیا اور ان کی عصمت کے آبگینوں کو اس طرح زخمی کر دیا جس طرح الٹی میٹموں کو ہمارے نورانی میاں کے مخلصین زخمی کر رہے ہیں۔

یہ صاحب ایک طرف اپنی پوجا کراتے تھے دوسری طرف سادہ لوح دوشیزاؤں سے پارٹ ٹائم عشق لڑایا کرتے تھے۔ ساتھ ساتھ اپنے ان کرتوتوں کی وقائع نگاری بھی اپنی ڈائری میں کرتے جاتے تھے تاکہ قیامت میں بائیں ہاتھ کے وزن کا ابھی سے اندازہ ہو سکے۔ فلک کج رفتار کے ساتھ ساتھ کچھ عقلمندوں کو ان صاحب کے بزنس کے یہ چند پہلو پسند نہ آئے تو انہوں نے اصحاب اختیار کو شکایت کر دی اور ان صاحب کا یہ کاروبار ختم ہو گیا اور ان کا اڈہ جیل کی طرف منتقل ہو گیا۔ اب ان کے کاروبار کے مختلف پہلو منکشف ہو رہے ہیں کہ یہ صاحب چند ایک جرائم پر مکتفی نہ تھے ان کے علاوہ بھی بہت سے جرائم کرتے تھے۔ جب پکڑے گئے تو لوگوں کو معلوم ہوا ؎

اب کھل چکا ہے زیست مسیحائی کا بھرم
امرت تو تیرے پاس کچھ زہر بھی نہیں

دوسرے پیر صاحب کی کرامت بھی اسی خبر سے متصل ہے اور اس سے معنوی لحاظ سے بہت قریب ہے۔ اس خبر کی سرخی یہ ہے:

"پیر نے لڑکی کو اغوا کر لیا"

ہم نے سیاستدانوں کو پوری قوم کو اغوا کرتے دیکھا ہے۔ پوری پوری پارٹی کے اغواء کی خبر پڑھی ہے مگر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ تفصیل میں کہاں جائیں۔ یہ خبر بس اسی قدر ہے کہ ایک پیر صاحب نے ایک لڑکی پر سے جن کا سایہ دور کر کے خود جن بن گئے حتیٰ کہ لڑکی کو ہی غائب کر دیا۔ یہ تو روز و شب ہوتا ہی رہتا ہے اور اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک کہ شریعت کے باغیوں پر پیری مریدی کا کاروبار کرنے پر پابندی نہ عائد کی جائے اور ایسے لوگوں کی کوڑوں سے تواضع نہ کی جائے۔ بہرحال ہم نے دیکھا تھا کہ کبھی ایک دن تھا کہ جمعیت العلمائے پاکستان، پاکستان قومی اتحاد کی منکوحہ تھی۔ اصغر خان صاحب اسے لے اڑے۔ اب جو پولیس مذکورہ بالا مغویہ کے خلاف کارروائی کرے گی ہمارا جی چاہتا ہے کہ اس سے کہیں کہ وہ اس بات کی بھی تحقیقات کرے کہ قومی اتحاد کی منکوحہ اس سے کیسے جدا ہوئی۔

مولانا احتشام الحق آسیا آبادی



ذکری کیس

پس منظر و پیش منظر

"ذکری" ـــــ قادیانیوں سے بدتر گروپ جو پورے دین محمدی کے منسوخ ہونے کا دعوے دار ہے، جو خانہ کعبہ کی بجائے تربت کوہ مراد پر جا کر حج کرتے ہیں اور ختم نبوت کا انکار کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا جداگانہ کلمہ پڑھتے ہیں جو لا الٰہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ ہے ـــ، اس کی پوری تفصیلات بیان کرنے کا یہ موقع نہیں اخبارات و رسائل ہیں یہ تفصیلات منظر عام پر آچکی ہیں۔

یہ گمنام فرقہ جو اچانک بلیدہ کی ایک مسجد اور تبلیغی جماعت پر بم کا دھماکہ کر کے ابھرا ہے یہ یقیناً کوئی معنی رکھتا ہے اور اس کے پیچھے کوئی ہاتھ غمازی کرتا ہے، پھر یہ کہ یہ بم کہاں سے آیا؟ اور کیوں آیا؟ اور فوجی حکومت کے دور میں اسے کیوں کر استعمال کیا گیا؟ ـــــ پھر پاکستان کے ایک ایسے خطے کو کیونکر اس کام کے لیے منتخب کیا گیا جو بین الاقوامی اہمیت کا حامل ہے؟ اور پھر مسجد جیسے مقدس مقام کو اس کام کے لیے کیونکر مخصوص کیا گیا؟ یہ وہ سوالات ہیں جو بحیثیت ایک مسلمان اور پاکستانی کے ہم سب کو غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں۔

یقیناً یہ ایک اتفاقی واقعہ نہیں ہے اس واقعہ میں جہاں ذکری فرقہ کے افراد شامل ہیں وہاں بعض غیر ملکی ملازم پیشہ افراد، سابقہ برسر اقتدار پارٹی کے کارندے اور کمیونسٹ ذہن کے اشخاص بھی مسلمانوں کے خلاف اس میں خاصی دلچسپی لے رہے ہیں اس معاملے میں جہاں تک متاثرہ علاقوں کے عام مسلمانوں کا تاثر ہے وہ یہ کہ "پاکستان میں اسلامی نظام کی کوششوں کو ناکام بنانے کی ایک مذموم سی کوشش ہے"، اگر اس معاملے ایسی ہی سرد مہری کی گئی جو اب تک کی جاتی رہی ہے تو خطرہ ہے کہ بات اس سے کہیں آگے نہ نکل جائے، متوقع قومی حکومت کے وزراء اور فوجی حکام کو چاہیئے کہ جلد از جلد اس فرقہ باطلہ کا فیصلہ کریں، بم کیس کے ملوث افراد کو فوری طور پر کیفر کردار تک پہنچائیں تاکہ یہ سازشی گروہ جو ایک غیر مسلم فرقے کی آڑ لے کر اپنے مذموم عزائم کو بروئے کار لانا چاہتا ہے ان کے عزائم خاک سے مل جائیں۔

کمیونسٹ گروپ کے علاوہ اسلام اور اسلامی نظام کے خلاف چلائی جانے والی اس تحریک کے پیچھے جو ہاتھ کارفرما ہیں وہ لینن نوعیت کے ہیں

(۱) اس پلان کے اصل محرک اس فرقہ کے مذہبی پیشوا ہیں جو انتہائی چابک دستی اور خفیہ طریقے سے اپنی تخریبی کارروائیوں میں مصروف ہیں، بار بار ان کی نشاندہی کرنے کے باوجود مقامی انتظامیہ ان کا نوٹس نہ لے سکی اس گروپ میں سرفہرست ملائی عبدالکریم اور ملائی دادکریم ہیں۔

(۲) اس سازش کی پشت پناہ بم اور اسلحہ کا فراہم کنندہ وہ گروپ ہے جو غیر ملکی ملازمتوں پر ہیں جن کی اکثریت مسقط میں ہے، اگرچہ بیرون ملک اس سازش کے پشت پناہ گروپ کے افراد کو بقول سی ایم ایل اے سفارتی سطح پر طلب کیا گیا ہے مگر بیرون ملک جو سازش تیار ہو رہی ہے اس کی اہمیت کے پیش نظر اس میں مزید احتیاط کی ضرورت ہے ایسے معاملات میں ایک پل کی تاخیر یا معمولی سی بے احتیاطی بہت سے خطرات کا موجب بن سکتی ہے،

واضح رہے کہ اس واقعہ کو چار ماہ ہو گئے ہیں مسقط میں مسلمانوں کے خلاف کام کرنے والے اس فرقہ کے آدمیوں کی تعداد تقریباً دو صد کے قریب ہے ان تمام افراد کے ناموں کی فہرست مع نمبر اور پتہ کے ہم صدر و سی ایم ایل اے کو ان کے تربت کے دورے کے دوران پیش کر چکے ہیں اس گروپ میں سرفہرست کیپٹن گہرام، قادر بخش ولد شیر محمد اور اسماعیل ولد قادر بخش وغیرہ ہیں۔

(۳) اس سازش کیس کو عملی صورت میں لانے والا گروپ تقریباً ۷ یا ۸ نفوس پر مشتمل ہے یہ شرپسند باغی عناصر مسلح ہو کر پہاڑی علاقہ کے کئی دیہاتوں میں پھر رہا ہے ان کا سراغ لگا کر کئی بار انتظامیہ کو توجہ اس طرف مبذول کرائی جا چکی ہے مگر اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی،

ان ملزمین میں سرفہرست عطا محمد عرف عطو فتح محمد عرف فتو اور اللہ داد ولد شنگری ہیں یہ ایک مستقل باغی گروہ کی سرپرستی کر رہے ہیں اس سلسلے حکومت سے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس باغی گروپ کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے تاکہ مسلمان اس خطرے سے امن میں رہیں یاد رہے کہ سابقہ بم کیس اور دیگر واقعات کے علاوہ گزشتہ ہفتہ بھی یہ گروپ دو مرتبہ مسلمانوں پر حملہ آور ہوا

مقالۂ خصوصی

مولانا محمد یوسف علی ہاشمی
ڈرگ کالونی، کراچی

آخری قسط

معیشت اور کسب معاش کا اسلامی تصور

ارتکاز دولت کا جو طریقہ کار رائج تھا وہ بدستور جاری ہے۔ عوام کو پرائز بونڈ کے ذریعے نیشنل سرٹیفکیٹ کے ذریعہ، فکسڈ ڈپازٹ کے ذریعہ سود در سود اور بڑھتے ہوئے شرح سود کا لالچ دے ان سے سرمایہ اکٹھا کرنا اسلام میں نہایت ہی سنگین جرم ہے اس سے فوری توبہ کرنا چاہیئے اور خدا کی نافرمانی سے ڈرنا چاہیئے۔ قرآن کریم بار بار متنبہ کرتا ہے :

یاایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا الربوٰا اضعافا مضعفة وتقوا اللہ لعلکم تفلحون (۱۳۰)

"اے ایمان والو! سود کے کئی حصے بڑھا چڑھا کر نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پا جاؤ"

سود خوروں کا یہ کہنا کہ سودی کاروبار میں سرمایہ لگانے سے مال بڑھتا ہے اور تجارت کرنے ـ زکوٰۃ دینے، خیر و صدقات کرنے سے مال گھٹتا ہے اس کی بھی نفی قرآن نے ان الفاظ میں کردی۔

وما اٰتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربو عند اللہ ۚ وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولیک ھم المضعفون (۳۹)

"جو سود تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادہ سے دیتے ہو اسی کے دینے والے درحقیقت اپنے مال بڑھاتے ہیں۔"

اس سے بھی زیادہ واضح انداز میں فرمایا گیا۔

یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقٰت واللہ لا یحب کل کفار اثیم (۲۷۶)

"اللہ سود کو گھٹا دیتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے اور حق تلفی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

ان قطعی، صاف اور صریح احکام الٰہیہ کے بعد اسلامی حکومت میں بینکنگ کے سودی کاروبار کا کیا جواز رہ جاتا ہے۔ جس قدر جلد ممکن ہو اس سودی نظام کو ختم کرکے بلاسودی بنک کاری کا نظام رائج کر دینا چاہیئے ورنہ کون مائی کا لال ایسا ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔

ترقی پذیر ممالک کا ترقی یافتہ ممالک سے سود پر قرض لے کر اپنی معیشت کو سدھارنے کی ناکام کوشش اور اس کے بدترین نتائج سے کون واقف نہیں۔ ان قرضوں کا سود اتنا ہو جاتا ہے کہ ہر سال اربوں صرف سود در سود کی رقم ہی ادا کرتے کرتے ان پسماندہ ممالک کی کمر ٹوٹ جاتی ہے جس کے نتیجے میں قرض دہندہ ممالک کا ان پر ایسا دباؤ پڑتا ہے کہ ملکی سیاست بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ بالفاظ دیگر آزاد اقوام کو قرض دے کر ان کی خودداری اور حمیت کو خرید لیا جاتا ہے اور ان کے ذہنوں کو مفلوج کرکے ان کو اپنا غلام بنا لیا جاتا ہے۔ پھر اصل رقم سے کئی گنا زیادہ رقم بھی ان سے وصول کرلی جاتی ہے۔ کیا اس کے بعد بھی کسی آنکھ والے کو سود کی قباحت نظر نہیں آتی۔ بیرون ممالک کے ان قرضوں کو ادا کرنے کی خاطر اہل ملک سے روز بروز نت نئے ٹیکس وصول کئے جاتے ہیں۔ اور ملک کی خام پیداوار کوڑیوں کے مول ان بین الاقوامی خونخوار مہاجنوں کو فروخت کردی جاتی ہے جو دنیا کی منڈی کے اجارہ دار بنے بیٹھے ہیں جس سے ملک کے باشندے گرانی ـ اشیاء کی نایابی، تہیدستی، افلاس، بھوک اور طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ ان بھیانک قومی اور ملی نقصانات کو دیکھنے کے بعد بھی کیا کسی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر شک ہو سکتا ہے؟ کہ "سود اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس کو اگر ستر اجزاء میں تقسیم کردیا جائے تو اس کا ایک ہلکے سے ہلکا جزء اس گناہ کے برابر ہوگا کہ ایک آدمی اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔" لہٰذا سودی کاروبار کو جلد سے جلد ترک کردینا نہ صرف بہتر ہے بلکہ ایک اسلامی مملکت کے لئے بے حد ضروری ہے۔

اسلامی نظام معیشت میں بنک کاری کا سسٹم سود کی بجائے شرکت اور مضاربت کے اصول پر چلایا جائے گا جس کے نتیجہ میں ہر اس شخص کو جس کا روپیہ بنک میں جمع ہوگا کل سرمایہ کے

۱؎ آل عمران پارہ ع۴

۲؎ الروم پارہ ع۲۱

۳؎ البقرہ پارہ ع۳

نفع سے بقدر مالیت اس کو بھی اس کا نفع ملتا رہے گا جو بلاشبہ موجودہ شرح سود سے کئی گنا زیادہ ہوگا۔ اس عمل سے دولت چند سرمایہ داروں میں گردش کرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ہاتھوں میں گردش کرتی رہے گی اور منڈی میں چند مٹھی بھر سرمایہ داروں کو مصنوعی قحط اور گرانی پیدا کرنے کا موقع نہ مل سکے گا سٹے کی اندھی تجارت ختم ہو جائے گی۔ مال کے قبضے میں آنے سے پہلے فروخت کرنے کا رواج ختم ہو جائے گا اشیاء، احتیاج لازمی طور پر سستی ہوں گی۔ انشورنس کے سودی کاروبار، گھوڑوں کی ریس، معمہ بازیاں، لاٹریاں، سیزن ٹکٹ وغیرہ کی ساری شعبدہ بازیاں ختم ہو جائیں گی جن کی زد غریب عوام پر پڑتی ہے۔

ہم اگر موجودہ معاشی نظام کا بغور مطالعہ کریں تو یہ بات باآسانی ہماری سمجھ میں آسکتی ہے کہ یہ نظام اس مغرب کے مادہ پرست ذہن کی پیداوار ہے جو فکر آخرت سے بے نیاز، انسانی اخلاق سے عاری، خود غرضی اور سنگدلی کی خوگر غیرت و حمیت سے ناآشنا، ہمدردی و اخوت سے نابلد، تعصب و تکبر میں سرشار، فحش و منکرات کا دلدادہ، خواہشات نفسانی کا پرستار اور سب سے بڑھ کر اسلام کا دشمن ہے۔ ہمارے مغرب زدہ مفکرین معاشیات اسلامی نظام معیشت کی بات سن کر گھبرا جاتے ہیں اور پریشان ہو کر فکر مند ہو جاتے ہیں کہ اگر موجودہ معاشی نظامت کی عمارت دھڑام سے گرا دی جائے تو اس کا متبادل کیا ہوگا؟ کیسے ہوگا؟ کیونکر ہوگا؟ ۔۔۔۔ بلاشبہ اس کو نافذ کرنے کے لئے اہل ملک کے دلوں میں اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا کرنی ہوگی، ایمان کی چنگاری کو فروزاں کرنا ہوگا، ایمان بالغیب پر یقین واثق پیدا کرنا ہوگا۔ خوف خدا اور فکر آخرت سے ہر دل کو معمور کرنا ہو گا۔ ایثار و ہمدردی کے جذبات کو ترقی دینی ہوگی سچائی، راستبازی، دیانت، ایفائے عہد کی صفات کو فروغ دینا ہوگا صرف قانون کی لٹھ سے کسی قوم کو سدھارا نہیں جا سکتا۔ اقوال و کردار کے اعتبار سے بھی قوم کو پکا مسلمان بنانا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستانی مسلمانوں کے اقدار بگڑ چکے ہیں لیکن ان میں ایمان و یقین کی حرارت اب بھی موجود ہے۔ ہر نازک وقت میں مسلمان پاکستان نے سلف صالحین کی یاد تازہ کر دی ہے خاص طور پر اسلام کی سربلندی کے لئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ بلند کرنے کے لئے دل کھول کر اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ طاغوتی طاقتوں کو پاش پاش کر کے تاریخ کا ایک زریں باب کھول کر رکھ دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء کرام اور قائدین عظام متحد ہو کر قوم کی نبض پر ہاتھ رکھ کر اسلامی نظام کو اللہ کے بھروسہ پر بتدریج نافذ کرنا شروع کر دیں۔ تو انشاء اللہ یہ گلشن سلام **"پاکستان"** خوب پھلے گا اور پھولے گا اور ساری دنیا اس کی خوشبو سے مہک اٹھے گی

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

بعض علماء اور قائدین کا اتحاد سے انحراف اور مشترکہ مقصد نظام مصطفےٰ کے نفاذ کی جد وجہد میں مرکز گریزی اور ایک دوسرے پر اتہام والزام تراشی عیب جوئی، بدگمانی، انا ولا غیری کی نعرہ بازی قوم میں انتشار اور انارکی پھیلانے کا سبب تو بن سکتی ہے لیکن منزل مقصود سے قریب نہیں کرتی۔

ہم دردمندی اور پوری دلسوزی کے ساتھ ان حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ خدارا فضا کو مسموم نہ بنائیے۔ قوم نے اپنے خون سے سینچ کر جو میدان آپ کو دیا ہے اس میں اتحاد و اتفاق کی تخمریزی کی بجائے افتراق و نفاق کی خاردار باڑ نہ اگائیے ورنہ کیا عجب کہ یہی قوم مغضوب الغضب ہو کر کوئی ایسی حرکت کر بیٹھے کہ جس سے احکم الحاکمین کی عدالت میں سب سے بڑے مجرم کی حیثیت سے آپ ہی کو پیش ہونا پڑے۔

ہے جس کے نتیجے میں ایک مسلمان شہید اور ایک زخمی ہو گیا ہے ۔۔۔،،

اس تمام تفصیل کے ساتھ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس چار ماہ کے عرصے میں مقامی انتظامیہ کے ذمہ دار افراد کا کردار انتہائی مشکوک رہا ہے بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ انتظامیہ کا کردار یکطرفہ رہا ہے بالخصوص چیف آف اسٹاف اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق صاحب کو ان کے مکران کے دورہ کے موقع پر ذکری مذہب کے بارے میں جو یادداشت پیش کی گئی تھی اس عرض داشت کو افسر شاہی نے اپنی شکایات سمجھا ہے جس کے بعد انتظامیہ پوری قوت کے ساتھ ان تمام افراد کے خلاف انتقامی کارروائی پر اتر آئی ہے جو کسی نہ کسی شکل میں ذکری کیس کے معاملے میں سرگرم عمل رہے چنانچہ افسر شاہی نے جنرل ضیاء الحق کی واپسی کے فوراً بعد گرفتاریاں شروع کر دیں اور وہ بھی جھوٹے غلط اور بے بنیاد مقدمات قائم کر دیئے ڈراوے اور دھمکیاں دینے میں تو کوئی کسر باقی نہ رکھی حتیٰ کہ کسی ملازم نے اگر اس خالص مذہبی معاملے میں دلچسپی ظاہر کی تو دھمکیاں دے کر اس کا تبادلہ کرا دیا تا کہ اس طرح سے رمضان المبارک کے مہینے میں وہ ہراساں اور پریشان ہوں، اس کی ایک واضح مثال میونسپل کمیٹی تربت کے اسسٹنٹ مسٹر علی محمد کا تبادلہ ہے، جسے کمشنر صاحب مکران نے ذاتی طور پر تبادلہ کر کے گوادر بھیج دیا ہے جب کہ گوادر میں اسی پوسٹ پر دو آدمی پہلے سے موجود ہیں اور تربت جو مکران ڈویژن کا صدر مقام ہے وہاں اب ایک بھی اس پوسٹ کا آدمی نہیں۔

ہم اس پکڑ دھکڑ تبادلے اور دھمکیوں کے خلاف پر زور احتجاج کرتے ہیں اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے اس معاملہ میں براہ راست مداخلت کی اپیل کرتے ہیں، آخر میں معذرت کے ساتھ صدر پاکستان چیف آف سٹاف اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ انتظامیہ کی باگیں ایسی ڈھیلی نہ چھوڑیں کہ وہ غریب عوام کا گلا گھونٹنے لگیں آخر میں جنرل صاحب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مکران کے عوام اور بالخصوص دیندار طبقہ پر رحم کرتے ہوئے کم از کم کمشنر صاحب مکران، ڈپٹی کمشنر صاحب تربت، اور اے ڈی سی تربت (جو کہ قادیانی ہے) کا فوری تبادلہ کریں تا کہ یہ دیندار طبقہ کے خلاف مزید کوئی کارروائی نہ کر سکیں۔

عبدالصمد صارم الازہری

سبز عمامہ

شاہ مصر اشرف شعبان بن حسین نے ۷۷۳ھ میں حکم جاری کیا کہ جو بھی حسنی یا حسینی سیّد ہو سبز عمامہ باندھے تاکہ لوگ انہیں دیکھتے ہی پہچان جائیں کہ یہ آل رسول ہیں اور ان کا احترام کریں۔ زمانہ گزرتا گیا۔ پھر سیّد اور غیر سیّد سب لوگ سبز عمامے باندھنے لگے اور کوئی امتیازی نشان باقی نہ رہا مختلف شعراء نے اس بارے میں شعر کہے۔ چنانچہ جابر بن عبداللہ اندلسی نے یہ شعر کہے:۔

جعلوا الابناء النبیؑ
ان العلامۃ شان من لم یشہر
نور النبوۃ فی وسیم وجوھھم
یغنی الشریف عن الطراز الاخضر

یعنی آل نبیؐ کے لئے سبز عمامے مقرر کئے گئے ہیں۔ علامت کے محتاج تو غیر مشہور لوگ ہوا کرتے ہیں۔ ان کے چہروں پر جو نور نبوت چمکتا ہے وہ انہیں سبز عمامے سے بے نیاز کردیتا ہے۔

شمس الدین محمد بن ابراہیم دمشقی نے یہ شعر کہے:

اطراف تیجان اتت من سندس
خضر باعلام علی الاشراف
والاشرف السلطان خصصہم بھا
شرفا لیفرقہم من الاطراف

یعنی "سبز ریشمی عمامے سیّدوں کی علامت ٹھہرائے گئے ہیں۔ سیّدوں کے لئے اسے مقرر کیا تاکہ غیر سیّدوں سے وہ ممتاز ہوسکیں۔"

شاید یہ رنگ اس لئے پسند کیا گیا تھا کہ یہ سب رنگوں سے افضل ہے یا اس لئے کہ یہ رنگ اس حُلّہ کا تھا جو موقف میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیب تن کئے ہوئے تھے یا اس لئے کہ اہل جنت کے کپڑوں کا یہی رنگ ہوگا۔

علامہ سیوطی لکھتے ہیں

"سبز عمامے کا پہننا بدعتِ مباح ہے خواہ کوئی سیّد ہو یا نہ ہو کسی کو سبز عمامہ باندھنے سے روکا نہیں جا سکتا اور اگر کوئی سیّد یا غیر سیّد اس کا استعمال چھوڑ دے تو اسے حکم نہیں دیا جاسکتا کہ ضرور باندھے اور کسی سیّد کو اس کے باندھنے سے روکنا غیر شرعی حکم ہے کیونکہ دارومدار نسب پر ہے عمامے پر نہیں، چونکہ یہ امر شرعی نہیں ہے لہٰذا اس کا اتباع بھی ضروری نہیں ہے، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ سیّد اور غیر سیّد کے درمیان ایک امتیازی علامت تھا۔

سبز عمامے کی تائید میں یہ آیت پیش کی جاتی ہے:

یاایھا النبی قل لازواجک
وبناتک ونساء المومنین
یدنین من جلابیبھن ذلک
ادنی یعرفن فلا یوذین۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور مومنات سے کہہ دیجیے کہ چادر لٹکا کر نکلا کریں تاکہ پہچانی نہ جائیں اور تکلیف نہ پہنچائی جائیں۔

بعض علماء نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ اہل علم کو مخصوص لباس پہننا چاہیئے تاکہ وہ پہچانے جائیں اور ان کا اکرام کیا جائے۔ یہ اچھی توجیہہ ہے، واللہ اعلم"

علامہ صبان لکھتے ہیں:

"مذکورہ بالا آیت سے جو استدلال کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سادات کو سبز عمامہ باندھنا چاہیئے اور یہ [illegible] لائق ہے کہ [illegible] پر اعتماد کیا جا[illegible] [illegible] [illegible] کا استعمال ناپسندیدہ ہونا چاہیئے کیونکہ زبانِ حال سے اس سے غیر نسب کی طرف نسبت کا احتمال ہوتا ہے اور کسی شخص کا غیر نسب کی طرف منسوب ہونا ممنوع و محذور ہے۔"

علامہؒ مذکور یہ بھی لکھتے ہیں کہ

"ہمارے دور میں یہ علامت باقی نہیں رہی کیونکہ سارے لوگ سبز عمامہ باندھنے لگے ہیں، ان کا حکم بھی انہی عماموں کا سا حکم ہے۔"

سبز عمامے کا علامتی نشان ہونا ان ملکوں کے ساتھ خاص تھا جہاں کے باشندے سبز عماموں کو سادات کے ساتھ خصوصیت دیتے تھے جیسے مصر مگر دوسرے ملکوں میں جیسے قسطنطنیہ، وہاں ایسا نہ تھا اس لئے کہ سبز عمامہ وہاں سادات کی نشانی نہ تھا کیونکہ علماء وطلباء وغیرہ اور جو لوگ بھی عمامہ باندھتے تھے سبز ہی باندھتے تھے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال بکثرت بڑھ جاتا تھا کیونکہ یہ رنگ میل خور ہوتا ہے بلکہ وہاں تو اہل صنعت وحرفت اور پھیری والے بھی بسا اوقات ایسا ہی عمامہ باندھتے تھے اس لئے کہ اس پر میل ظاہر نہ ہوتا۔

اسی طرح سیّد کا لفظ بھی وہاں سادات کے ساتھ خاص نہ تھا چنانچہ مہرکنوں کے بازار میں کوئی بھی ایسی مہر نہ تھی جس پر سیّد کا لفظ لکھا نہ ہو البتہ صحیح النسب سادات یا کسی عالم دین کی مہر بغیر سیّد کے لفظ کے ہوتی تھی کیونکہ دوسرے لوگ کثرت سے اس لفظ کو استعمال کرنے لگے تھے یہی وجہ تھی کہ ان میں سے اکثر خصوصاً ساداتِ حجاز سبز عمامے نہیں باندھتے تھے کیونکہ امتیاز باقی نہیں رہا تھا۔

یہی حال شریف کے لفظ کا ہوا کہ قرون اول میں یہ لفظ صرف حسنی یا حسینی سیّد پر بولا جاتا تھا۔ شروع شروع ہر سیّد پر بولا جاتا تھا پھر حسنی و حسینی کے ساتھ خاص ہوگیا تھا۔ دولت فاطمیہ میں صرف حسنی و حسینی کے لئے خاص تھا۔ بعض ممالک میں سیّد کی اصطلاح رائج تھی۔ پھر حجاز میں حسنی سیّد پر شریف اور حسینی پر سیّد کا اطلاق ہونے لگا تاکہ امتیاز رہے۔ پھر یہ اصطلاحات ختم ہوگئیں۔

دارالعوام اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط بمع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں۔ ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اس پتہ پر بھیجیں: شعبہ دارالعوام و مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

اسلامی نظام نافذ کیا جائے:

اسلامی قوانین کا اجرار غریبوں۔ بیکسوں۔ مظلوموں کی عزت و آبرو۔ مال و جان کا نگران و محافظ ہے اور ظالم۔ خونخوار۔ رسہ گیر۔ ڈکیت۔ رشوت خور۔ مے نوش۔ جوا باز اور بدمعاش افراد کا قلع قمع کرتا ہے۔ اسلامی آئین کی مخالفت کرنے والے ظالم و خونخوار اور رسہ گیر ہیں یا ان کے ممد و معاون ہیں۔

موجودہ قومی اتحاد کی حکومت سے اپیل ہے کہ ملک میں اسلامی نظام نافذ کریں۔

غلام حیدر حماد

کوٹلہ مغلاں، ضلع ڈیرہ غازی خاں

جمعہ کے دن فلمیں:

یوم جمعہ کو فلموں پر پابندی لگا کر سینما گھر بند رکھے جائیں۔ جب سے یوم جمعہ کی تعطیل ہو رہی ہے سینما مالکان دولت بٹورنے کی خاطر ناواقف مسلمانوں کو فلموں کے نام پر گمراہ کر کے عین نماز جمعہ کے وقت مشغول رکھتے ہیں جو کہ عبوری حکومت کے خلاف ایک زبردست سازش ہے۔ آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے صدر جنرل ضیاء الحق اور وزیر مذہبی امور سے پُرزور اپیل ہے کہ وہ فوراً جمعہ کے روز سینما گھروں کی بندش کا حکم جاری فرمائیں گے۔

محمد عبدالعزیز

محراب خان روڈ بکرا پیڑی

لیاری کوارٹرز، کراچی ۲

چمن کا ڈاکخانہ:

چمن میں محکمہ ڈاک کے اہلکاروں کی زیادتی نے طالب علموں کو پریشان کر رکھا ہے — طالب علم جب بھی اپنی تعلیمی کتب منگواتے ہیں تو محکمہ ڈاک کے مقامی اہلکار محصول ڈاک کے علاوہ کمیشن کے طور پر بھی کچھ رقم لیتے ہیں جو سراسر غیر قانونی ہے۔

محکمہ ڈاک کے افسران سے اپیل ہے کہ چمن ڈاک خانے کے عملہ کا نوٹس لیا جائے اور آئندہ ایسے کرنے والوں کے لئے قانون بنایا جائے۔

عصمت اللہ معرفت انارگل دکاندار

نزد حاجی حسن مسجد، قندھاری روڈ

چمن۔ بلوچستان۔

حبیبیہ روڈ تعمیر کی جائے:

حبیبیہ روڈ (سابقہ ویدیک روڈ) جو سکریٹریٹ سے شروع ہو کر اسلام پورہ تک دو فرلانگ ہے نہایت خراب ہو چکی ہے۔ دو دو فٹ گہرے گڑھے پڑ چکے ہیں۔ سڑک ٹوٹے ہوئے دو برس گزر چکے ہیں متعدد مرتبہ یاد دہانی کرائی ہے۔ اخبارات میں مراسلے شائع ہوئے ہیں مگر لاہور میونسپل کارپوریشن اور نہ لاہور ترقیاتی ادارہ کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔

سیوریج کا نظام بالکل بیکار ہے۔ سارے دن گٹر سے پانی نکل کر سڑک پر جمع ہوتا رہتا ہے۔ بارش کے ایام میں سڑک پر گھٹنوں گھٹنوں پانی جمع ہو جاتا ہے۔

آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے [illegible] ایل۔ ڈی۔ اے اور لاہور میونسپل کارپوریشن سے اپیل ہے کہ وہ حبیبیہ روڈ (سابقہ ویدیک روڈ) جلد تعمیر کرے اور سیوریج کا نظام درست کرے۔

م۔ ز تحسین کوثر

ادنکار روڈ۔ اسلام پورہ، لاہور

آوارہ جانور۔ صفائی اور سڑک:

شاہ عالم مارکیٹ لاہور کی بڑی مارکیٹوں میں سے ایک ہے مگر سڑک کے دونوں طرف آوارہ گائے اور بھینسیں پھرتی رہتی ہیں بعض اوقات محض ان آوارہ جانوروں کی وجہ سے ٹریفک جام ہو جاتی ہے۔ مارکیٹ کے فٹ پاتھ اور سڑک پر جا بجا کوڑے کرکٹ کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔ چوک رنگ محل کے ٹی شکل کے بس سٹاپ کی سڑک کی حالت قابل دید نی ہے۔ گندہ پانی بھی گٹر سے سڑک پر پھیل جاتا ہے۔

ایڈمنسٹریٹر بلدیہ لاہور سے اپیل ہے کہ آوارہ جانوروں کو بلدیہ اپنے قبضہ میں لے اور مارکیٹ میں صفائی کے نظام کو بہتر بنائے اور بس سٹاپ کی سڑک کی تعمیر نو کرے نیز مسافروں کے لئے انتظار کے لئے شیڈ تعمیر کرے۔

وجیہہ الحسن بزار ہٹہ

رنگ محل، لاہور۔ ۸

اربن ٹرانسپورٹ کارپوریشن

توجہ فرمائے۔

لاہور اومنی بس سروس کے تمام ڈپوں پر سینکڑوں بسیں خراب پڑی ہیں۔ ان میں بعض ایسی بسیں بھی شامل ہیں جنہیں خریدے ہوئے سال گذرا ہے اور استعمال میں بہت کم آئی ہیں۔ جو بسیں مسافروں کے استعمال کے لئے سڑکوں پر رواں دواں ہیں ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔

چیئرمین پی۔ یو۔ ٹی۔ سی سے گزارش ہے کہ وہ ان خراب گاڑیوں کے بارے میں تحقیقات کرائے اور ذمہ دار افراد کو سزا دی جائے تاکہ عوام ان سینکڑوں بسوں سے استفادہ کر سکیں جو ورکشاپوں میں معمولی سے نقص کی وجہ سے بیکار کھڑی ہیں۔

قدیر۔ واحد۔ انعام۔ منظور

گوالمنڈی، لاہور

[redacted]

ملک میں مکمل اسلامی انقلاب کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں

قائد طلباء کا پیغام

نذیر احمد پنھوار، بشیر احمد قریشی اور الطاف حسین قریشی پر مشتمل صوبہ سندھ کی تنظیمی کمیٹی کا قیام

قائد طلباء میاں محمد عارف نے پنجاب بھر کے مختلف کالجوں کی یونین الیکشن میں کامیاب ہونے والے جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے

"مجھے آپ کی کامیابی پر انتہائی دلی خوشی ہے۔ آپ نے اپنے کارکنوں کو اس عظیم الشان کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔ آپ نے کہا کہ جن نامساعد حالات میں جمعیۃ کے ساتھیوں نے کالجز اور یونیورسٹیوں کے الیکشن میں حصہ لیا یہ انہیں کا حصہ تھا"

آپ نے کامیاب ہونے والے ساتھیوں کے نام پیغام میں کہا ہے کہ

"آپ کی کامیابی ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے بنیاد کا پتھر ثابت ہوگی۔ آپ نے کارکنوں سے کہا ہے کہ ملک میں مکمل اسلامی انقلاب کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیجئے۔"

آخر میں آپ نے امید ظاہر کی ہے کہ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب جمعیۃ کے ساتھی اپنی منزل کو پا لینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"

دریں اثناء ایسے ہی ایک پیغام میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی قائمقام صدر اور قائمقام ناظم عمومی بالترتیب ندیم اقبال اعوان اور میاں محمد اجمل قادری نے کامیاب ہونے والے ساتھیوں کے نام مبارکباد کے پیغام میں کہا ہے کہ "آپ نئے عزم اور ولولے کے ساتھ جمعیۃ کے کام میں دلچسپی لیجئے۔ انشاء اللہ آپ لوگوں کے تعاون سے جلد ہی جمعیۃ طلباء اسلام ملک کی صف اوّل کی طلبہ تنظیموں میں شمار ہوگی۔"

صوبہ سندھ کی تنظیمی کمیٹی کا قیام:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ سے متعلق سرکردہ احباب کا ایک اہم اجلاس قائد طلباء میاں محمد عارف کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں اتفاق رائے سے تین افراد پر مشتمل صوبائی تنظیمی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کمیٹی میں نذیر احمد پنھوار، بشیر احمد قریشی اور الطاف حسین قریشی شامل ہیں۔ اس کمیٹی کے صدر نذیر احمد پنھوار اور جنرل سیکرٹری بشیر احمد قریشی منتخب کئے گئے ہیں۔

(اجلاس کی مزید تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)۔

میر پور خاص:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام میر پور خاص کے کارکنان کا ایک اجلاس دفتر جمعیۃ طلباء اسلام واقع پیر آباد نزد لال بلڈنگ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں کثیر تعداد میں طلباء نے شرکت کی۔ اجلاس کے مہمان خصوصی حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری تھے۔ کارکنوں نے بڑی گرمجوشی سے حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری کا استقبال کیا۔ مہمان خصوصی نے جمعیۃ طلباء اسلام میر پور خاص کے دارالمطالعہ کا معائنہ کیا اور تمام ریکارڈ چیک کیا۔ آپ طلباء کے کام سے انتہائی خوش ہوئے۔ آخر میں طلباء کے اس اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالشکور دین پوری نے طلباء کو مبارکباد دی کہ وہ اس نازک دور میں علماء حق کی قیادت میں اسلامی انقلاب کے لئے کوشاں ہیں۔ آپ نے کہا ماضی میں جمعیۃ طلباء اسلام کے ساتھیوں نے جو عظیم قربانیاں دی ہیں وہ ضرور رنگ لائیں گی۔ آخر میں آپ نے ملک کی سالمیت کی بقاء اور جمعیۃ

کی کامیابی کی دعا کی۔

لورالائی:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام لورالائی کے کارکنوں کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیۃ طلباء اسلام کے صوبائی سرپرست مولانا اللہ داد صاحب بھی شریک ہوئے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی سرپرست مولانا اللہ داد صاحب نے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام واحد ملک گیر تنظیم ہے جو دینی مدارس اور کالجوں کی صحیح نمائندگی اور راہنمائی کرتی ہے۔ انہوں نے کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ اس پرآشوب دور میں اپنی صفوں میں مکمل اتحاد پیدا کریں اور ملک میں اسلامی نظام کے لئے تعلیمی اداروں میں اسلامی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

مدرسہ انوار القرآن (ٹنڈو محمد خان)

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام مدرسہ انوار القرآن ٹنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت حافظ غلام محمد منعقد ہوا۔ اجلاس سے مولانا محمد علی آزاد نے خطاب فرماتے ہوئے طلباء کو نظم وضبط اپنانے پر زور دیا۔ بعد میں ازسرنو انتخابات عمل میں لائے گئے اور اتفاق رائے سے درج ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:۔

سرپرست	:	مولانا محمد علی آزاد
صدر	:	حافظ غلام محمد گرامی
نائب صدر	:	سید علی محمد شاہ
ناظم عمومی	:	حافظ محمد رمضان
″ اول	:	حافظ احمد چاوڑہ
″ دوم	:	عبدالخالق چھچھ
″ اطلاعات	:	حافظ غلام محمد گرامی
″ مالیات	:	محمد رمضان چھچھ

قائد جمعیۃ اور وفاقی وزراء سے ملاقات:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان لاڑکانہ کے راہنما اور چانڈکا میڈیکل کالج لاڑکانہ کی سٹوڈنٹس یونین کے جوائنٹ سیکرٹری جناب خالد محمود سومرو نے راولپنڈی میں کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں قومی اتحاد کے صدر اور قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ العالی سے ملاقات کی اور ان کی خیریت دریافت کی۔ بعد ازاں موصوف نے ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل میں مقیم وفاقی وزیر دفاع میر علی احمد خان تالپور سے ملاقات کی۔ اس کے بعد وہ اسلام آباد گئے جہاں انہوں نے مرکزی وزیر صحت میر صبح صادق خان کھوسہ اور مرکزی وزیر بلدیات جناب محمد زمان خان اچکزئی سے ملاقاتیں کیں۔ جمعیۃ کے رہنما نے تینوں مرکزی وزراء سے عوامی مسائل پر بات چیت کی اور انہیں چانڈکا میڈیکل کالج لاڑکانہ کے مسائل سے بھی آگاہ کیا۔

ضروری اور اہم ہدایت

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے کنوینر اور ان کے معاونین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے اضلاع کے انتخابات کی فہرستیں اور ہر ضلع سے صوبائی مجلس عمومی کے نام کی فہرست مرکزی دفتر روانہ کریں تاکہ پروگرام کے مطابق صوبائی انتخابات کیلئے لائحہ عمل مرتب کیا جاسکے۔ منجانب: میاں محمد اجمل قادری قائمقام ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان۔

قائد طلباء کا دورہ فیصل آباد اور ضلع جھنگ

قائد طلباء اور جمعیۃ طلباء اسلام کے صدر میاں محمد عارف ۲۶ اکتوبر بروز جمعرات فیصل آباد تشریف لا رہے ہیں اور ۲۷ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک جھنگ اور شورکوٹ کا تفصیلی دورہ کریں گے۔ احباب متوجہ رہیں۔

شہر شہر سے — ترتیب قمر ہاشمی

ملک میں نظامِ مصطفےٰ نافذ کیا جاوے

مولانا غلام ربانی

رحیم یارخان :۔ گذشتہ روز کی مسجد رحیم یارخان میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یارخان کی جنرل کونسل کا اجلاس مولانا غلام ربانی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں حضرت مولانا غلام ربانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت اپنے وعدے کے مطابق نظام مصطفےٰ کا نفاذ جلد عمل میں لائے۔ تحریک کے دوران جو مقدمات بنائے گئے ہیں انہیں واپس لیا جائے۔ ملک میں لادین عناصر جو اسلام کے خلاف غلط پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں ایسے عناصر کی سرکوبی کے لئے تعزیری سزائیں جاری کی جائیں۔

اجلاس سے مولانا حماد اللہ شفیقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام کے مسائل کے حل کے لئے فی الفور صوبائی حکومتیں تشکیل دی جائیں تاکہ شرپسند عناصر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ بڑھتی مہنگائی کو ختم کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکریٹری مولانا غلام مصطفےٰ نے مطالبہ کیا کہ راشی افسران کو معطل کرکے ان کی جائیدادوں کی تحقیقات کرائی جائے۔

مولانا رشید احمد لدھیانوی نے لیاقت پور کی انتظامیہ پر زبردست تنقید کی اور کہا کہ نوکر شاہی اپنے رویہ میں تبدیلی لائے ورنہ اس کے نتائج بہت خطرناک ہوں گے۔ انہوں نے راشی افسران کو انتباہ کیا کہ عوام کا خون چوسنے سے باز آجائیں۔

اجلاس میں جناب ریاض احمد دین پوری، مولانا سید حامد علی شاہ۔ مولانا محمد بشیر اختر الہ آبادی مولانا بشیر احمد لیاقت پوری، مولانا عبدالکریم صاحب، جناب خالد ایڈووکیٹ، مولانا عبدالصمد مولانا شریف اللہ آف بستی مولویاں، مولوی محمد یوسف، حاجی منظور احمد آف تاجگڑھ۔ ریاست علی ظفر، مولانا عاشق الٰہی نے خطاب کیا۔

اجلاس میں متفقہ طور پر طے ہوا کہ رکنیت سازی کی جائے اور رکن سازی کے لئے تحصیل وار کمیٹیوں کی تشکیل بھی کی گئی اور تمام شاخوں کے عہدیداروں کو ممبر سازی کنونیز مقرر کردیا گیا۔ نیز علاقائی انتظامیہ کی بدعنوانیوں پر اظہار تشویش کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یارخان کی

جنرل کونسل کی متفقہ قراردادیں

۱۔ شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالہادی صاحب دین پوری مرحوم کی وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کیا اور دعاء مغفرت کی، پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا حضرت موصوف کی وفات ایک ایسا المیہ ہے جس سے نہ صرف بزم روحانی اجڑی ہے بلکہ دین اسلام کی دعوت و تحریک کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ آپ دینی اقدار کے نہ صرف پاسبان تھے بلکہ تحریک آزادی کے اولین مجاہدین کی صف میں شمار ہوتے تھے۔

۲۔ اجلاس میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جناب صدر محمد ضیاء الحق صاحب سے اپیل کی گئی کہ وہ صوبوں میں جلد حکومتوں کی تشکیل دیں تاکہ عوام کے مسائل حل ہوں اور انتظامیہ جو کہ نوکر شاہی عوام میں موجودہ حکومت کے خلاف زہریلا پروپگنڈہ کر رہی ہے، اس کا انسداد ہو۔

۳۔ ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی خصوصاً گندم کے نرخوں میں اضافہ سیمنٹ کی نایابی و دیگر اشیاء خورد ونوش کی مہنگائی عوام کے لئے قطعاً ناقابل برداشت ہیں، حکومت اس سلسلہ میں فوری اقدام کرے اور سیمنٹ کی بلیک پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

۴۔ اجلاس نے چینی سے کنٹرول اٹھانے اور کھلی مارکیٹ میں فروخت کرنے کا مطالبہ کیا اور سابقہ ڈیپو ہولڈران کی بلیک اور بدعنوانیوں کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

۵۔ کاٹن پالیسی کا جو حالیہ اعلان ہوا ہے اس سے صرف کارخانہ داروں کو فائدہ پہنچایا گیا ہے۔ اس لئے کپاس کے نرخ ۱۷۵/- روپے اور کماد کے دس روپے فی من قیمت مقرر کی جائے۔

۶۔ اجلاس میں سابقہ حکومت نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ایک طبقہ کو معاشی لحاظ سے ختم کرنے کے لئے چارگنا مطالبہ

کا فیصلہ کیا تھا جسے موجودہ حکومت نے جوں کا توں باقی رکھا اور فی الفور وصولی کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے یہ حکم واپس لیا جائے تاکہ کاشتکار اس پریشانی سے نجات حاصل کر سکیں۔

۷۔ اجلاس میں رحیم یار خان میں میڈیکل کالج کے اجراء کا خیر مقدم کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ کلاسوں کا فی الفور اجراء کیا جائے تاکہ طالب علموں کا نقصان نہ ہو۔

۸۔ اجلاس میں رابطہ عوام اور شہر میں منڈیوں تک اناج پہنچانے کے لئے مندرجہ ذیل مقامات جن پور سے مٹھل حمزہ تک، ظاہر پیر سے مسن آباد رکن پور تک، فتح پور پنجابیاں سے راجن پور کلاں تک۔ کوٹ سبزل سے داعوالہ تک، ترنڈہ سوائے خان سے چک ۴۵ پی تک، رحیم یار خان سے براستہ تاجگڑھ کے ایل بی تک، خان بیلہ سے پکا لاڑاں تک، دلانہ سے داعوالہ تک وبہار سے باندھی تک سڑکوں کو پختہ بنانے کا مطالبہ کیا گیا۔

۹۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ مٹھل حمزہ میں بجلی کے کھمبے اور تاریں لگ چکی ہیں۔ پکا لاڑاں میں بھی یہی حالت ہے۔ اس لئے ان قصبوں میں بجلی کا کرنٹ فوراً دیا جائے۔ نیز کوٹ سبزل کا علاقہ جو کہ بہت بڑا تجارتی مرکز ہے اس کے لئے صرف دو میل تک بجلی کے کھمبے تو نصب کر دیئے گئے ہیں لیکن تا حال کوٹ سبزل کے لئے کچھ نہیں کیا گیا۔ اس لئے کوٹ سبزل اور داعوالہ کوٹ پٹھان نواز آباد کے علاقہ میں بھی بجلی مہیا کی جائے۔

۱۰۔ اجلاس میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق سے مطالبہ کیا گیا کہ صوبوں میں فی الفور حکومتیں قائم کریں تاکہ غریب عوام کے مسائل حل ہو سکیں۔

۱۱۔ اجلاس میں رشوت خور افسروں کے خلاف تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا اور ان کے محاسبہ کے لئے تھانہ دار کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئیں۔

۱۲۔ اجلاس میں مرکزی قیادت حضرت مفتی صاحب حضرت درخواستی صاحب پر اعتماد کا اظہار اور مرکزی فیصلوں کی توثیق کی گئی۔

۱۳۔ اجلاس میں اصلاحی کمیٹیوں کو توڑنے کا مطالبہ کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ تھانہ شدانی کو ختم کر کے خان بیلہ میں تھانہ بنایا جائے۔ اور چوکی خان بیلہ کو ملکانی میں بنایا جائے نیز حلقہ باغ و بہار ادھر چک ۲۸ ۲۴ موضع کھوکھراں اور نواں کوٹ میں بجلی فراہم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

۱۴۔ تحصیل لیاقت پور سے آئے ہوئے مندوبین کی اطلاعات کے مطابق اجلاس نے بڑی شدت کے ساتھ محسوس کیا ہے کہ وہاں کی انتظامیہ حاجی سیف اللہ سابق ایم۔ پی۔ اے و جمال منڈا لکھچ سابق ایم۔ این۔ اے اور ان کے بھائی کالا میاں نے قومی اتحاد کے کارکنوں کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کرنے کی جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ تحصیل لیاقت پور کی انتظامیہ ان کے ساتھ مکمل طور پر تعاون اور ان کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ نیز سیف اللہ کا بھائی اسد اللہ آفیسران کا چٹی دلال ہے اور لوگوں پر دباؤ ڈال کر ان کے حقوق پامال کر رہا ہے۔

۱۵۔ لیاقت پور کا انسپکٹر پولیس سید صفدر حسین شاہ فرائض منصبی سے ہٹ کر فرقہ واریت کو ہوا دے رہا ہے اور ایک فرقہ کی پشت پناہی کر رہا ہے جس سے عوام میں سخت اضطراب ہے اس کو فوراً تبدیل کیا جاوے۔ اس طرح تھانہ ظاہر پیر کے انچارج سعد اللہ خان کو بھی معطل کیا جائے۔

۱۶۔ اجلاس نے قصبہ اللہ آباد کے متعلق سخت تشویش کا اظہار کیا ہے کہ اللہ آباد انتظامیہ تحصیل لیاقت پور نے ہر طرح کے مراعات سے محروم کر رکھا ہے بالخصوص ڈالڈا گھی۔ سیمنٹ۔ آٹا اور چینی کی دستیابی میں سخت دقت ہے۔ ڈپو ہولڈران بلیک کر رہے ہیں۔ محکمہ فوڈ لیاقت پور ڈپو ہولڈران کی بلیک میں برابر کا شریک ہے۔ اس صورت حال پر فوراً توجہ دی جائے۔

۱۷۔ علاقہ تحصیل لیاقت پور عرصہ دراز سے سیم اور تھور کی زد میں ہے جس کا صوبائی اور مرکزی حکومت کو بھی علم ہے اور ایک منصوبہ پر عمل بھی شروع کیا گیا ہے لیکن ٹیوب ویل لگانے کی رفتار اس قدر سست ہے کہ اسی منصوبہ کے جلدی پایۂ تکمیل پہنچنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ جو ٹیوب ویل مکمل ہو چکے ہیں انہیں بجلی مہیا نہیں کی جا رہی۔ اور جہاں کہیں بدقسمتی سے بجلی پہنچ بھی گئی ہے ان کو چلایا نہیں جا رہا۔ اس صورت حال سے لوگ بے حد پریشان ہیں جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

تھانے وار کمیٹیاں:

تھانہ صدر رحیم یار خان:

حاجی منظور احمد صاحب ۔ حاجی حسن داد صاحب
حاجی واحد تحسین

تھانہ سٹی رحیم یار خان:

مولوی رشید احمد لدھیانوی ۔ حاجی عبدالرحمن طارق
افتخار احمد اور ڈاکٹر عبدالمجید

تھانہ بہاولپور:

مولوی غلام محمد چوہدری محمد الدین محمود الحسن
مولوی عبدالحمید ڈاہر

تھانہ کوٹ سمابہ:

مولوی عطاء اللہ وارثی ۔ جام ظہور احمد
جام محمود احمد مولوی منظور احمد چک ۱۰۰

تھانہ

مولانا نصر اللہ خاں دستر خان
چوہدری محمد صادق حاجی غلام محمد صاحب

تھانہ سٹی و صدر صادق آباد:

نادر خان صاحب رانا انوار الحق
فیض اللہ خان مولوی محمد نواز

تھانہ سٹی خانپور:

حاجی مطیع الرحمٰن درخواستی — میاں خلیل احمد صاحب

میاں اللہ ڈیوایا۔

تھانہ صدر خانپور :

جام محمد رمضان — رئیس خدا بخش

میاں محمد اقبال — حاجی شمس الدین

تھانہ رکن پور :

ملک محمد حنیف صاحب — ملک خالد سیف اللہ

مولوی عبداللہ — حاجی احمد بخش

عبدالرزاق کورائی

تھانہ ظاہر پیر

میاں ریاض احمد دین پوری — مولوی منظور احمد

مولوی ارشاد احمد — سیٹھ اللہ وسایا

تھانہ جاجراں شریف :

میاں ریاض احمد — حاجی اللہ بخش

جام یوسف — صوفی غلام محمد

تھانہ لیاقت پور

ملک عبدالغفور صاحب ایڈوکیٹ

کمال محمد — مولانا محمد بشیر اختر

تھانہ پکالاڑاں

چوہدری خورشید احمد صاحب

" غلام یٰسین صاحب - چوہدری محمد انور صاحب

حافظ حبیب الرحمٰن فیروز

تھانہ شیدانی

حافظ محمد حسن شاہ — مولوی نور محمد صاحب

حاجی عبدالخالق — جام رشید احمد

تھانہ ترنڈہ محمد شاہ

ملک عبدالحمید — سردار الٰہی بخش خاں

حکیم محمد صدیق

تھانہ اسلام گڈھ۔

مولوی عطاء اللہ — جام ظہور احمد

تھانہ کوٹ سبزل :

مولوی نعیم اللہ خان — حافظ بلال احمد

منشی عبدالکریم۔

نمائندگان برائے قومی اتحاد

ضلع رحیم یار خان :

ارکان قومی اتحاد برائے ضلع :

مولانا غلام ربانی صاحب — مولانا قاری حماد اللہ صاحب

" رشید احمد لدھیانوی — چوہدری افتخار احمد

تحصیل رحیم یار خان :

مولوی رشید احمد — حاجی منظور احمد

مولانا عطا اللہ صاحب — رانا لیاقت علی احرار

تحصیل صادق آباد

سید خالد شہزاد — مولوی عبدالصمد صاحب

حافظ منور حسین ضیائ — " مشتاق احمد

برائے خان پور :

حاجی مطیع الرحمٰن درخواستی — میاں ریاض احمد صاحب

میاں اللہ — حاجی منظور احمد

برائے لیاقت پور :

حضرت مولانا بشیر احمد — مولانا بشیر اختر

حاجی کالے خان — صوفی شیر محمد

مولانا محمد عبدالقادر ڈیروی

کا تبادلہ منسوخ کیا جائے :

جمعیۃ علماء اسلام اور قومی اتحاد بلوچستان کے سیکرٹری اطلاعات حافظ حسین احمد نے سینٹ مائیکل سکول کے معلم اسلامیات مولانا محمد عبدالقادر ڈیروی کی بلا جواز اور غیر قانونی تبادلہ کو فوراً منسوخ کر کے مذکورہ اسکول میں ان کی دوبارہ تقرری اور واجبات کی ادائیگی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ عجیب بات ہے ایک پرائیویٹ اسکول کے پرائیویٹ ملازم کا انسپکٹر تعلیم مرزا نصر اللہ خان نے پرنسپل کی ملی بھگت سے غیر قانونی اور بلا جواز تبادلہ کر دیا کیونکہ مولانا ڈیروی مشن سکول میں زیر تعلیم مسلمان بچوں کو اسلامی عقائد کی تعلیم دے رہے تھے۔ ان کا قصور یہ تھا کہ وہ پرنسپل کے سامنے نہیں جھکے اور سچے مسلمان ہونے کا ثبوت دیا جس کی وجہ سے انہیں انتقامی کاروائی کا نشانہ بنایا گیا۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ محکمہ تعلیم بھی اس غیر قانونی اقدام کو قانونی قرار دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ناظم تعلیمات کا بیان حقائق کو جھٹلانے کے مترادف ہے کیونکہ غیر قانونی تبادلہ کے بعد بھی کئی بار مولانا ڈیروی کے آرڈرز سینٹ مائیکل سکول کئے گئے مگر پرنسپل نے تمام آرڈرز ماننے سے انکار کر دیا جو کہ ریکارڈ میں موجود ہیں۔ طلباء برادری اور عوام اس غلط اقدام کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

جداگانہ انتخابات کا خیر مقدم :

پاکستان قومی اتحاد کے راہنما اور جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے صدر مولانا عبدالواحد نے جداگانہ انتخابات کے متعلق صدارتی آرڈیننس کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ اپنے ذاتی اور سیاسی اغراض کے لئے " جداگانہ حق نیابت ،، کی مخالفت کر رہے ہیں۔ پچھلے سال تک وہ خود اس کا مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ پچھلے سال اکتوبر میں پاکستان قومی اتحاد کے رہنماؤں کا ایک وفد جس میں تحریک استقلال جمعیۃ علماء پاکستان اور نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنما بھی شامل تھے۔ انہوں نے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے ملاقات کے دوران جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کیا، لیکن اب جبکہ یہ عوامی مطالبہ تسلیم ہو چکا ہے اب وہ مخالفت پر اتر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ مفتی محمود کا حافظہ کمزور ہو چکا ہے۔ مفتی محمود کا حافظہ کمزور ہو یا نہ ہو البتہ اصغر خان کا حافظہ ضرور بگڑ گیا ہے۔ بہر حال عوام کا حافظہ تو کمزور نہیں کہ اب عوام کو دھوکہ دیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ جو تحریک چلانے کی دھمکی دیکر جمہوریت کا چیمپئن بننا چاہتے ہیں انہوں نے خود فوج کو خطوط لکھے اور دعوت دی اور پھر اکتوبر کے الیکشن ملتوی کرنے کے لئے منت سماجت کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک لیڈر مفتی محمود کو مخاطب کر کے کہتے رہے کہ مفتی صاحب آپ انتخابات پر کیوں زور دیتے ہیں۔ یہ کوئی فرض تو نہیں۔ نماز فرض ہے مگر جب تک جگہ اور کپڑے صاف نہ ہوں نماز نہیں ہوتی۔ ہمیں انتخابات کی جلدی نہیں ہے۔ پھر یہ لیڈر صاحبان تفریح کے لئے ملک سے باہر چلے گئے وہاں سے آکر اب یہ جمہوریت کے چیمپئن بن بیٹھے

مولانا عبدالواحد نے کہا کہ اس وقت بھی مفتی محمود واحد لیڈر تھے جنہوں نے انتخابات کا مقابلہ کیا تھا اور کہا تھا کہ انتخاب خود ایک احتساب ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان قومی اتحاد نے ملک کے وسیع تر مفاد میں حکومت میں شمولیت کا فیصلہ کیا لیکن اس سے قبل انتخابات کی حتمی تاریخ کا تعین کرلیا گیا۔ اس طرح قومی اتحاد کی شمولیت سے جمہوریت کی بحالی یقینی ہوگی۔

ملک وزیر علی اسلام دشمنی ترک کردیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کراچی شہر کے رہنما حافظ ضیاء الاسلام قریشی نے ایک بیان میں نظام مصطفےٰ کے بزعم خود دعویدار تحریک عدم استقلال کے ملک وزیر علی کے اس اسلام دشمن بیان کی پرزور مذمت کی ہے جس میں انہوں نے ریڈیو ٹی وی کے لئے اعلان کردہ نئی پالیسی پر نکتہ چینی کی ہے جبکہ اس پالیسی میں بھی انہی پروگراموں کو صرف سات فی صد وقت دیا گیا ہے جو کہ علماء کے مطالبہ کے منافی ہے اور موسیقی تفریح کو اب بھی چالیس فی صد وقت ملا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وزیر علی پوری قوم کو بے غیرت دیوث ناچ گانے کا رسیا بنانا چاہتے ہیں جبھی ناچ پر بندش ان کو ناگوار ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع شکارپور کی طرف سے رابطہ عوامی مہم:

شکارپور: گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام ضلع شکارپور کا رسمی اجلاس زیر صدارت مولانا عبداللہ مہر منعقد ہوا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر ضلعی شکایات سیل قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا اور عوامی مسائل حل کرنے کے لئے درج ذیل افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو کہ عوام کی شکایات اور مسائل سن کر انہیں حل کرنے کی کوشش کرے گی۔

کمیٹی

نگران : مولانا لطف اللہ سومرو
نائب امیر : جمعیۃ شکارپور نگران کے مشیر

مولانا منظور الدین صاحب بروہی صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ شکارپور۔

ممبران

۱۔ مولانا اعجاز الحق بلوچ
۲۔ حاجی عبدالوہاب میمن
۳۔ حافظ محمد یسین ارائیں
۴۔ مولوی حبیب اللہ

اجلاس میں صوبائی نائب امیر مولانا محمد مراد انڈھڑ اور صوبائی ناظم مولانا غلام قادر پھنوار بھی موجود تھے۔

لاڑکانہ جمعیۃ کے وفد کی قائد جمعیۃ اور وفاقی وزراء سے ملاقات:

لاڑکانہ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی لالہ عبدالرحیم، جمعیۃ طلباء اسلام کے رہنما اور چانڈکا میڈیکل کالج لاڑکانہ کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر خالد محمود صاحب سومرہ اور جمعیۃ کے ایک کارکن مسٹر ناریجہ پر مشتمل وفد نے آج کمبائنڈ ملٹری ہاسپٹل راولپنڈی میں قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم سے ملاقات کرکے ان کی خیریت دریافت کی بعد میں یہ وفد وفاقی وزراء کے دفتروں میں گیا اور وفد نے وفاقی وزیر دفاع میر علی احمد خاں تالپور، وفاقی وزیر صحت میر صبح صادق خاں کھوسہ اور وفاقی وزیر بلدیات خان محمد زمان خان اچکزئی سے ملاقاتیں کیں اور انہیں عوام کے مسائل سے آگاہ کیا۔ مذکورہ وزراء نے یقین دلایا کہ ہم عوام کے مسائل کے حل کے لئے حتی المقدور کوشش کر رہے ہیں۔

بعد میں وفد نے جمعیۃ کے ایک رہنما شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان اور علماء کونسل پاکستان کے سیکریٹری جنرل غلام احسان اللہ صاحب فاروقی سے بھی ملاقاتیں کیں۔

شمولیت:

فیصل آباد کے ممتاز عالم دین مولانا محمد انور کلیم نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ مولانا نے ایک اجتماع میں شمولیت کا اعلان کیا۔ قاری نور الحق قریشی صاحب اس پروگرام میں شرکت کے لئے فیصل آباد تشریف لائے۔ قاری صاحب کی دعوت پر مولانا نے شمولیت کا اعلان کیا۔ مولانا کی شمولیت پر قاری نور الحق قریشی، مولانا نور احمد مظاہری، مولانا عزیز الرحمٰن انوری، مولانا محمد عابد نعیم، مولانا احمد سعید لدھیانوی اور قاری عبدالقادر ناظم ضلع فیصل آباد نے مولانا کو خوش آمدید کہا۔

رکنیت سازی کی مہم:

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام فیصل آباد کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام فیصل آباد مولانا عزیز الرحمٰن انوری منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی کو فیصل آباد شہر کا کنوینر مقرر کیا گیا۔ مولانا نے شہر فیصل آباد کو دس تنظیمی سرکلوں میں تقسیم کرکے حلقہ وار کنوینر مقرر کردیئے اور تنظیمی سرگرمیاں تیز کرنے کی ہدایات دیں۔ اجلاس میں عہد کیا گیا کہ حسب الحکم مرکزی قائدین سے بھرپور جدوجہد کے ساتھ رکن سازی کی جائے گی اور ساتھ ساتھ عوام کے صحیح مسائل اور مشکلات سے حکام اور حکومت کو آگاہ کیا جائے گا اور عوام کے مسائل حل کرانے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔ اس مقصد کے لئے اجلاس میں ایک کمیٹی برائے مسائل وشکایات بلدیہ اور دوسری کمیٹی برائے صحت و آبادی بابت مسائل متعلقہ ہسپتال اور ہیلتھ مقرر کر دی گئی جو مقامی حکام کے علاوہ مرکزی وزراء بلدیات اور صحت و آبادی کو بھی رپورٹ پیش کرے گی۔ عارضی طور پر سنت پورہ میں مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کے مکان پر جمعیۃ کا دفتر اور دفتر شکایات بنایا گیا جس کا ٹیلیفون ۲۶۳۹۸ ہے۔ بعد میں ایک وفد نے ایڈمنسٹریٹر بلدیہ سے بھی ملاقات کی اور شہری مسائل پر گفتگو کی۔ ایڈمنسٹریٹر بلدیہ مرزا ابراہیم نے اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور شہریوں کے مسائل حل کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔

شانِ صحابہ زندہ باد

۷۸۶

شانِ رسالت زندہ باد

یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہو جائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

مدرسہ صدیقیہ تعلیم القرآن لیہ (رجسٹرڈ) کا تیسرا سالانہ

عظیم الشان

دو روزہ

جلسہ



بتاریخ ۲۴، ۲۵ ذیقعد ۱۳۹۸ھ
بمطابق ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۷۸ء بروز جمعہ۔ ہفتہ

منعقد ہو رہا ہے

زیرِ صدارت
پیرِ طریقت
صاحبِ اسرار و معرفت حضرت
خلیفہ عبدالمالک صاحب
مدظلہ

جس میں مذہب و ملت کے علماء حقانی رونق افروز علمی، اخلاقی، اصلاحی، ادبی، ایمان افروز مضامین بیان فرمائیں گے:

مدعوئین حضرات

- خطیبِ پاکستان حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری
- رئیس المبلغین حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری
- مقررِ شیریں بیان حضرت مولانا قاری محمد حنیف ملتان
- خطیبِ اہلسنت حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم ڈیرہ غازیخان
- فاضلِ نوجوان حضرت مولانا قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ ملتان
- فاضلِ جلیل حضرت مولانا ابوعمار زاہد الراشدی گوجرانوالہ
- واعظِ خوش بیان حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ کہروڑپکا
- ضیغمِ احرار حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ سرگودھا

نیز ملک کے معروف قراء، نعت خوانان اور شعراء حضرات شرکت فرما رہے ہیں:

نظام الاوقات

پہلی نشست	۲۷ اکتوبر	بعد نماز جمعۃ المبارک
دوسری نشست		بعد نماز عشاء
تیسری نشست	۲۸ اکتوبر	۱۰ بجے صبح
چوتھی نشست		بعد نمازِ عشاء

تعارف

الحمدللہ مدرسہ ہذا عرصہ پانچ سال سے زیرِ سرپرستی پیرِ طریقت حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ العالی جانشین قطبِ زماں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ علاقہ بھر میں تعلیم قرآن کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ تجربہ کار مدرسین کی زیرِ نگرانی یکصد طلبہ و طالبات بیرونی و مقامی درجہ حفظ و ناظرہ تجوید و قرأت میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

بیرونی طلباء کے قیام و طعام و دیگر ضروریات کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔ سالانہ خرچہ تقریباً پندرہ ہزار روپیہ ہے مدرسہ کی مستقل کوئی آمدنی نہیں۔ مدرسہ کے جملہ مصارف مخیر حضرات کے صدقات زکوٰۃ چرم ہائے قربانی اور دیگر عطیات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ مدرسہ کی تعمیر و توسیع کیلئے مخیر حضرات دامے درمے قدمے سخنے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الداعی الی الخیر: حافظ محمد علی صدیقی قادری مہتمم مدرسہ صدیقیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ پرانی غلہ منڈی لیہ ضلع مظفر گڑھ